المبشرات

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل (صحبت کے وقت جب انزال قریب ہو عضو کو باہر نکال کر انزال کرانا) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منی کے تمام پانی سے لڑکا نہیں بنتا (بلکہ اس کے لیے ایک ہی قطرہ کافی ہے) اور جس چیز کو اللہ سبحانہ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۹/۲۰۴ شمار ۱۰۶۰)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں ہمیں (مال غنیمت میں) لونڈیاں قیدی ملیں ہم ان سے عزل کرتے تھے پھر ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روح دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آوے گی (ہماری تدبیر سے) قیامت تک (کچھ نہیں ہوگا)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۳ شمار ۱۹۵)

حضرت جدامہ بنت وہب اخت عکاشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ اس وقت فرما رہے تھے میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ (اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ بچہ کی شیرخوارگی کے ایام میں اس کی ماں سے جماع کیا جائے اور دوسرے حمل کی حالت میں بچہ کو دودھ پلانا) سے منع کروں، مگر میں نے روم اور فارس (کے لوگوں) کو دیکھا۔ کہ وہ حالت رضاعت میں اپنی بیویوں سے صحبت کرتے ہیں اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، اسکے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو درپردہ زندہ درگور کرنا ہے۔ حضرت عبید اللہؓ نے اپنی روایت میں حضرت مقریؓ سے یہ زیادہ نقل کیا ہے کہ اس آیت کے مفہوم میں داخل ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ یعنی جو عورت بچہ کو زندہ دفن کرے گی اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔

(مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۴ شمار ۱۰۷۱)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے تم اپنی اولاد کو مخفی طریقہ پر قتل نہ کرو (یعنی غیلہ نہ کرو) اسلئے کہ یہ غیلہ سوار کو کمزور کر دیتا ہے اور اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے۔ (یعنی رضاعت کی حالت میں استقرار حمل سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے اور جوانی میں یہ کمزوری اپنا اثر دکھاتی ہے)

(اسماء بنت یزیدؓ / ابوداؤدؒ مشکواۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۱ شمار ۳۰۳۹)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے ساتھ جماع میں عزل کی بلا اجازت عورت کے ممانعت فرمائی ہے (یعنی عورت کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے)

(عمر بن خطابؓ / ابن ماجہؒ مشکواۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۱ شمار ۳۰۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت آتی ہے شیطان کی صورت میں اور جاتی ہے شیطان کی شکل میں۔ پس تم میں سے جس کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور دل میں اس کی خلش یا محبت پیدا ہونے لگے وہ فوراً اپنے گھر چلا جائے اور اپنی بیوی سے جماع کرے اس لیے یہ جماع دل کے تردّد کو دُور کر دے گا۔

(جابرؓ / مسلمؒ مشکواۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۰ شمار ۲۹۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت (یعنی جماع) کے لیے بلائے تو چاہیئے کہ عورت اس کے پاس چلی جائے خواہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو (یعنی خواہ کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو) یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

(طلق بن علیؓ / ترمذی۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۸ / ۲۲۷ شمار ۱۰۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پہ بلائے اور وُہ نہ آئے اور مَرد رات بھر اس سے ناراض رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

(ابوہریرہؓ / مسلمؒ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۵ / ۱۴ ۴۱۴ شمار ۱۰۴۷)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ کو کبھی نہیں دیکھا

(عائشہؓ / ابن ماجہؒ مشکواۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمار ۲۹۷۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

حضرت خزیمہ بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ سبحانہ کا حق بات کہنے سے شرمانے کا حکم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

نہیں ہے۔ عورتوں سے پاخانے کے مقام میں صحبت نہ کرو۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۵ شمار ۲۱۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ (قیامت میں) اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہ کرے گا جس نے کسی مرد یا عورت کے مقعد میں لواطت کی ہوگی۔ یہ حدیث حسن وغریب ہے۔

(ابن عباسؓ/ ترمذیؒ، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنی بیوی کی دُبر (یعنی پاخانہ کی جگہ) میں صحبت کرے وُہ ملعون ہے۔

(ابوہریرہؓ/ ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۵۲ شمار ۱۹۱۱)

حضرت بہز بن حکیم رضؓ کے دادا فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مَیں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے عریاں بدن (یعنی شرمگاہ) کے کتنے حصے کو چھپائیں، اور کتنے کو کھلا رہنے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ انہوں نے عرض کیا (کبھی) مرد۔ مرد کے ساتھ رہتا ہے (کیا اس صورت میں بھی ستر ضروری ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس کو کوئی نہ دیکھنے پائے۔ تو پھر ایسا ہی کرو۔ کہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ میں نے عرض کیا۔ انسان (کبھی) اکیلا بھی ہوتا ہے (کیا اس صورت میں ستر کرنا چاہیئے) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اللہ سبحانہٗ اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ کہ اس سے شرم کی جائے۔ (اور تنہائی میں بھی اپنی شرمگاہ نہ کھولی جائے)

حضرت بہز بن حکیم رضؓ کے دادا کا نام حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضؓ ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے۔)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۲ - شمار ۶۲۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

حضرت انس بن مالک رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اللہ بزرگ و برتر نے رحم میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے ۔ جو کہتا ہے — یَا رَبِّ نُطْفَۃٌ یَا رَبِّ عَلَقَۃٌ یَا رَبِّ مُضْغَۃٌ

پس جب اللہ سبحانہٗ چاہتا ہے ۔ کہ اس کی خلقت پوری کر دے ۔ تو وہ فرشتہ کہتا ہے ۔ کہ مرد (بنے) یا عورت ۔ شقی (ہو) یا سعید ۔ پھر رزق کس قدر ہو ۔ اور عمر کتنی ہو ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ پھر وہ فرشتہ (یہ سب پوچھ کر) اس کی ماں کے پیٹ میں (اس کی پیشانی پر) لکھ دیتا ہے ۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۴ ۔ شمار ۳۰۵)

حضرت عمرو بن شعیب رضؓ کے دادا سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ۔ کہ بچہ پیدا ہونے کے ساتویں دن اس کا نام رکھنا چاہیئے ۔ اور اس سے تکلیف دور کی جائے ۔ (یعنی بال مونڈ دیئے جائیں اور اسے پاک و صاف کیا جائے) اور عقیقہ کیا جائے —

(یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۳۰ — شمار ۶۹۲)

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جس کسی کا بچہ پیدا ہو ۔ تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے ۔ (اس کی ایک برکت یہ ہے کہ) بچہ سے ام الصبیان کا مرض دور رہے گا ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان / تحفۃ الودود ابن قیم رحؒ صفحہ ۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

ان کلمات کو پڑھ کر بچہ پر دم کرو یا
لکھ کر گلے میں ڈال دو

[١] اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنۡ
میں اللہ کے کلمات تامہ کی ... ہر شیطان

کُلِّ شَیۡطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنۡ کُلِّ
اور ہر زہریلے کاٹنے والے اور ہر لگ جانے والی

عَیۡنٍ لَّامَّۃٍ ... ابار
نظر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں

جب بچہ بولنے لگے تو سکھاؤ

[٢] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

[٣] وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ
اور کہہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کی نہ کوئی اولاد

وَلَدًا وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی
ہے۔ اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے

الۡمُلۡکِ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ
اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اس کا مددگار

الذُّلِّ وَکَبِّرۡہُ تَکۡبِیۡرًا
ہے اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہو

[١] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن و حسین علیہم السلام پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں کلمات سے حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہم السلام کے لئے پناہ مانگا کرتے تھے اعوذ بکلمات اللہ التامۃ ... الخ
بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۶ شمارہ ۵۹۱

[٢] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بچہ بولنے لگے تو اس کو سکھاؤ لا الٰہ الا اللہ
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ / ابن سنی
حصن حصین صفحہ ۲۷۳

[٣] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبدالمطلب کے قبیلہ کا کوئی بچہ بولنے لگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ آیت سکھاتے تھے۔ وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً ... الخ
حضرت انس رضی اللہ عنہ / ابن سنی
حصن حصین صفحہ ۲۷۳/۲۷۴

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الغُسْلُ

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں شعبوں (یعنی اس کی دونوں رانوں اور پنڈلیوں کے بیچ میں بیٹھ جائے) پھر اس کے ساتھ کوشش کرے تو یقیناً غسل واجب ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۰، شمارہ ۲۸۰)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب مرد عورت میں سے ایک کی ختنہ کی جگہ دوسرے کی ختنہ کی جگہ سے گزر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ ان ہی احادیث کی بناء پر اکثر اکابر صحابہؓ مثلاً حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عائشہؓ اور کئی فقہائے تابعین و تبع تابعین مثلاً امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ جب دونوں ختنے کی جگہ مل جائیں تو غسل واجب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۲ شمار ۹۷)

حضرت میمونہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر پردہ کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر رہے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی گرایا اور اپنی شرمگاہ کو اور جہاں کہیں (نجاست) لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنا ہاتھ دیوار پر زمین پر ملا پھر وضو فرمایا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نماز کے لئے (ہوتا تھا) سوا پیروں کے (دھونے کے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن پر پانی بہایا بعد اس کے (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوتے۔

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۷، شمار ۲۷۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَا قَیُّوۡمُ

حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر برتن جھکایا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں (یعنی پونچوں تک دونوں ہاتھ دھوئے) پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر اپنے عضو مخصوص پر پانی ڈالا پھر دیوار یا زمین پر ہاتھ ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا پھر دونوں بازو دھوئے پھر سر پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر تمام بدن پر تین بار پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابی سعیدؓ، حضرت جبیر بن مطعمؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳ شمارہ ۹۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے تھے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو (پانی) اپنے ہاتھ سے ڈالتے پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہا لیتے (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۷، شمارہ ۲۳۸)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وضو فرماتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نماز کے لئے ہوتا تھا پھر غسل کرتے یعنی اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ لیتے کہ کھال کو تر کر دیا تو اس پر تین بار پانی بہاتے پھر اپنے باقی بدن کو دھوتے اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے نہاتے تھے دونوں اس سے چلو بھر بھر کر لیتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۵، شمارہ ۲۶۲)

حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کے غسل کے لئے پانی رکھا پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی گرایا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار میں دو یا تین مرتبہ مارا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ اور کہنیاں دھوئیں

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

پھر اپنے (باقی) بدن کو دھویا پھر (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوتے۔ حضرت میمونہؓ کہتی ہیں پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا لے گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں لیا اور اپنے ہاتھ سے پانی نچوڑتے رہے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۷، شمار ۲۶۳)

حضرت حمید الحمیریؒ نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جس نے ابوہریرہؓ کی طرح چار برس تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا تھا کہا اس شخص نے کہ منع فرمایا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ غسل کرے عورت مرد کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور غسل کرے مرد عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ اور چاہیئے کہ مرد و عورت دونوں ایک برتن میں سے چلو لیکر نہالیں (ابوداؤدؒ۔ نسائیؒ اور احمدؒ نے اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اور منع کیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنگھی کرے ہم میں سے کوئی شخص روزانہ یا پیشاب کرے غسل خانہ کے اندر) (ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۵ شمار ۴۳۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ بارہا ایسا ہوا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل (جنابت) فرما کر میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے مل کر گرم ہونا چاہا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹا لیا حالانکہ میں غسل کئے ہوتے نہ ہوتی تھی (یعنی حالت جنابت میں ہوتی تھی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کے اسناد میں کوئی حرج نہیں (یعنی یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے کمزور نہیں) اور کئی علماء صحابہؓ و تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ اگر مرد غسل کرنے کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا اور اس کے ساتھ سونا چاہے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ امام سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول ۲۶/۲۷ شمار ۱۰۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور جنابت سے سات بار غسل کرنے کا حکم ہوا اسی طرح پیشاب کپڑے میں لگ جاوے تو سات بار دھونے کا حکم تھا پھر حضور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہاں تک کہ نمازیں پانچ رہ گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دھونا ایک بار رہ گیا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ١٠٧/١٠٦ شمارہ ٢١٩)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے جنابت سے اس برتن سے جس میں تین صاع پانی آتا تھا (صاع ہیں پاکستان کے وزن کے مطابق آٹھ سیر پانی آتا ہے)

(موطا شریف صفحہ ٥٣، ٥٤)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی کو جنابت ہو جاتی تھی تو وہ (اس طرح غسل کرتی تھی) اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی لیتی تھی (یعنی ڈالتی تھی) پھر اپنے ہاتھ سے سر داہنے حصہ کو پکڑتی (یعنی پکڑ کر ملتی) تھی۔ اور دوسرے ہاتھ سے سر کے بائیں حصہ کو (ملتی تھی)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ٢٧ شمار ٢٦٦)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے (ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا) عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سر کی چوٹی بہت سخت گندھی ہوئی ہوتی ہے کیا غسل جنابت کے وقت اسے کھول لیا کروں؟ فرمایا نہیں تمہارے لئے تو (صرف) اتنا کافی ہے کہ تین چلو سر پر پانی ڈالو پھر سارے بدن پر پانی بہا لیا کرو بس پاک ہو جاؤ گی۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے اور جوڑا نہ کھولے تو سر پر پانی بہا لینا کافی ہے (مگر اس طرح کہ تمام بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ٣٤ شمار ٩٣)

حضرت جمیع بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس گیا۔ ان میں سے ایک نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تھیں۔ انہوں نے کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتی تھیں، چوٹیوں کے سبب سے (یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تھے اور

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

چوٹیاں بندھی رہتی تھیں اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتی تھیں، تاکہ پانی خوب بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے) (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۵ شمار ۲۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت میں اس کو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا، اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا، اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا۔ وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے۔ (علیؓ / ابوداؤد "ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۷ شمار ۲۲۱)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کیا اور پھر صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی ہے پس فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تو اس پر مسح کر لیتا اپنے ہاتھ سے تو کافی ہوتا۔ (علیؓ / ابن ماجہؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۲ شمار ۴۰۹)

حضرت (عبداللہ) بن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص زخمی ہوا پھر اسکو احتلام ہوا تو اس کو غسل کا حکم کیا گیا اور (اس وجہ سے) مر گیا تو یہ بات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کہ لوگوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔ اللہ سبحانہ انہیں قتل کرے کیا (علم میں) عاجز شخص کی شفا (واقف کار) سے پوچھنا نہیں ہے۔ حضرت عطاؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی اس قصے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا (کہ اسے کیا کرنا چاہیئے تھا) تو فرمایا کہ کاش وہ اپنا جسم دھوتا اور اپنا سر چھوڑ دیتا جہاں اس کے زخم تھے۔ (دارمی شریف صفحہ ۱۵۵ شمار ۷۵۱)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت ہے (اگرچہ) دس سال تک مسلمان کو پانی نہ ملے۔ پھر جب پانی مل جائے تو بدن کو پانی سے مس کرے (یعنی اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرے اور وضو کی ضرورت ہو تو وضو کرے پھر تیمم کرنا جائز نہیں) کیونکہ یہی بہتر ہے۔ حضرت محمدؒ (ایک راوی) نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ پاک مٹی مسلمان کا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

وضو ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور جمہور فقہا کا یہی قول ہے کہ اگر جنب مرد و عورت اور حائضہ پانی نہ پائیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لیں۔ امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جنبی کیلئے تیمم جائز نہیں رکھتے تھے۔ اگرچہ اس کو پانی نہ ملے لیکن ان کا اپنے اس قول سے رجوع بھی مروی ہے چنانچہ بعد میں کہا کہ جب وہ پانی نہ پائے تو تیمم کر لے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۷ شمار ۱۰۹)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کیا جائے (کیونکہ پھر اس کی ضرورت نہیں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴ شمار ۹۵)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جو شخص تری پاتے اور اس کو احتلام یاد نہ ہو (اس کا کیا حکم ہے) فرمایا وہ غسل کرے (پھر ایسے شخص کی بابت پوچھا) جو دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے مگر تری نہ پائے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر عورت اسی طرح دیکھے اس پر غسل واجب ہے یا نہیں فرمایا (اس میں) عورتیں مردوں کی نظائر ہیں (خلقت، طبیعت اور احکام میں مردوں کی مشابہ ہیں یا دونوں ایک درخت کی شاخیں ہیں اور دونوں کا ایک حکم ہے) حضرت یحییٰ بن سعیدؓ نے اس حدیث کے ایک راوی حضرت عبداللہؓ کی تضعیف کی ہے۔ کئی اصحاب کرامؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور تری پائے تو وہ غسل کرے یہی امام سفیانؒ، امام احمدؒ اور بعض اہل علم کا قول ہے کہ اس پر غسل واجب ہے جب کہ وہ تری نطفہ کی ہو لیکن اگر خواب دیکھے اور کپڑے پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴/۲۵ شمار ۹۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ میں مذی کی وجہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

سے سخت مصیبت و تکلیف میں (مبتلا) تھا کیونکہ میں اس کی وجہ سے اکثر غسل کیا کرتا تھا میں نے اس (تکلیف) کا تذکرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور اس کی بابت پوچھا (یعنی مذی کا کیا حکم ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس کے نکلنے پر صرف وضو کر لینا کافی ہے (نہانے کی ضرورت نہیں) پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا (اس کے لئے بھی) بس اتنا کافی ہے کہ ایک چلو پانی لے کر مذی کی جگہ ڈال دو (یعنی جہاں کپڑے پر مذی لگی ہو اور یا جہاں لگنے کا خیال ہو اس پر پانی ڈال دو یا دھو لو) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اہل علم کپڑے پر مذی لگ جانے کے حکم میں مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں اسے دھونا چاہیئے۔ امام شافعیؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے (دھونے کی ضرورت نہیں) امام احمدؒ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس پر صرف پانی چھڑکنا ہی کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۱)

حضرت ہمام بن حارثؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک مہمان آیا آپ نے اس کے پاس ایک زرد لحاف بھجوا دیا (مہمان یہی) لحاف اوڑھ کر سو گیا۔ رات کو اسے احتلام ہو گیا وہ لحاف کو اس طرح بھیجنے سے شرمایا کیونکہ اس پر احتلام کا اثر تھا (یعنی منی لگی ہوئی نظر آتی تھی) لہٰذا اس نے لحاف کو پانی میں ڈبو دیا اور حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے ناحق ہمارا کپڑا خراب کر دیا حالانکہ اتنا کافی تھا کہ (منی کو) انگلیوں سے رگڑ دیتا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو بارہا انگلیوں سے کھرچا ہے (یعنی رگڑ رگڑ کر جھاڑا ہے) یہ حدیث حسن و صحیح ہے کئی فقہا کا یہی قول ہے جن میں امام سفیان ثوریؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ داخل ہیں کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو اس کا رگڑ دینا ہی کافی ہے۔ دھونا ضروری نہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت سلمان بن یسارؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا۔ یہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

حدیث حسن و صحیح ہے اور یہ حدیث منی کو رگڑ دینے والی حدیث کے مخالف نہیں مگر آدمی کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ منی کا اثر کپڑے پر نہ رہنے دے (اب یہ اختیار ہے کہ خواہ اس دھبے کو کھرچ کر دور کرے یا دھو کر) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ منی رینٹھ کی مانند ہے اسے اپنے کپڑے سے دُور کرنا چاہیئے خواہ اذخر کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے بیان کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کر لیا کر اور شرم گاہ دھو لیا کر پھر سو رہا کر۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۹۹ شمار ۱۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جب سو رہنے یا کھانے کا ارادہ رکھتے حالت جنابت میں منہ دھوتے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرتے سر پر پھر کھانا کھاتے یا سو رہتے (پاؤں نہ دھوئے اس لئے کہ یہ وضو واجب نہیں استحباباً ہے یا کسی عذر کے سبب ہے)

(مؤطا شریف صفحہ ۵۶/۵۷)

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی (یعنی اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کر کے کھانا یا پینا سو رہنا درست ہے) (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۰ شمار ۱۹۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے اپنی بیوی سے صحبت کرے یا پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لے۔ (ابوسعید خدریؓ / ابوداؤد ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۹۹ شمار ۱۹۸)

حضرت ابورافعؓ نے بیان کیا کہ گئے ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس (یعنی سب سے جماع کیا) غسل کیا اس بیوی کے پاس اور نہائے اس بیوی کے پاس یعنی ہر بیوی سے جماع کے بعد غسل کیا) پس کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہر جماع کے بعد غسل کرنا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خوب پاک کرتا ہے اور

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بہت خوش آیند ہے اور خوب صاف کرتا ہے جسم کو۔

(ابورافعؓ/احمدؒ۔ ابوداؤدؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۵ شمار ۴۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا یا جنب ہو (حضرت خطابیؒ نے کہا مراد فرشتوں سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت میں جدا نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو غسل میں دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنوں تک جنب رہا کرے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل میں تاخیر کی ہے اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو اور جانوروں اور کھیتوں کی محافظت کے لئے بھی نہ ہو ورنہ درست ہے اور مورت سے وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چھت یا کپڑے پر ہو اور بعضوں نے خاص کیا ہے مجسم سے)

(علی بن ابی طالبؓ/ ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۱ شمار ۲۰۰)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ میں مدینہ کے اور میں جنب تھا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور چلا گیا غسل کر کے پھر آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو کہاں تھا اے ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنب تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھوں بغیر طہارت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہیں ہوتا (اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲/۱۰۱ شمار ۲۰۴)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں قرآن پڑھایا کرتے تھے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ و تابعینؒ اسی کے قائل ہیں کہ آدمی بے وضو (زبانی) قرآن کریم پڑھ سکتا ہے لیکن قرآن کریم میں دیکھ کر پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔ امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

اسی کے قائل ہیں۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳ شمار ۱۳۰)

حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا اصحابؓ کے گھروں کے رخ مسجد کی طرف ہیں، یعنی دروازے ان گھروں کے مسجد کی طرف ہیں تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جا سکیں اور ایک رخ والے دوسرے رخ والے مکانوں میں مسجد سے ہو کر چلے جاویں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اس امید سے کہ شاید ان کے بارے میں رخصت نازل ہو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان گھروں کا رخ مسجد کی طرف سے پھیر دو۔ کیونکہ میں مسجد کو حلال نہیں کرتا حائضہ اور جنب کے واسطے
(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲ شمار ۲۰۵)

حضرت زبید بن الصلت رحؒ سے روایت ہے کہ نکلا میں ساتھ حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کے جرف تک، تو دیکھا حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنے کپڑے کو، اور پایا نشان احتلام کا اور نماز پڑھ چکے تھے بغیر غسل کے تب کہا قسم اللہ کی نہیں دیکھتا ہوں میں اپنے آپکو مگر مجھے احتلام ہوا اور خبر نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی۔ اور غسل نہیں کیا۔ کہا زبید رضؓ نے پس غسل کیا حضرت عمر رضؓ نے اور دھویا جو نشان دکھائی دیا کپڑے میں اور جو نہ دکھائی دیا اس پر پانی چھڑک دیا۔ اور اذان کہی یا اقامت کہی، پھر نماز پڑھی جب آفتاب بلند ہو گیا اطمینان سے (جرف ایک موضع ہے مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر)
(موطا شریف صفحہ ۵۸/۵۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پانی جاری نہ ہو ٹھہرا ہوا ہو اس میں جنابت کا غسل نہ کرے (یعنی غسل فرض نہ کرے)
(ابو ہریرہ رضؓ / مسلمؒ بلوغ المرام صفحہ ۳/۲ شمار ۶)

قنفذ کے مہاجرین سے روایت ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ اور سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ وضو کیا۔ بعد وضو کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا ان سے اور فرمایا۔ مجھے برا معلوم ہوا، کہ میں اللہ کا ذکر کروں بغیر طہارت کے۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰ شمار ۱۶)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

الحیض

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی عورتوں میں جب کسی کو حیض آتا تو اس کو گھر سے نکال باہر کرتے نہ اس کو ساتھ کھلاتے نہ ساتھ پلاتے نہ اس کے ساتھ گھر میں رہتے۔ لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں سوال کیا اس وقت اللہ جل جلالہٗ نے یہ آتیں اتاریں، پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تم جدا رہو عورتوں سے حیض میں اور مت جماع کرو ان سے جب تک وہ پاک نہ ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ساتھ رہو ایک گھر میں اور سب کام کرو (یعنی ساتھ کھاؤ۔ سوؤ۔ بیٹھو۔ اٹھو پیار مس کرو) سوائے جماع کے۔ یہود نے یہ سن کر کہا یہ شخص (یعنی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کوئی امر نہ چھوڑے جس میں ہمارے خلاف نہ کرے۔ اتنے میں اسید بن حضیر اور عباد بن بشر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اگر فرمائیں تو ہم حائضہ عورتوں کے ساتھ جماع کیا کریں۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھ ارتکاب معصیت کے جائز نہیں ہے) ہم کو گمان ہوا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں آدمیوں پر غصہ آیا بعد اس کے وہ دونوں چل نکلے اس وقت حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے دودھ کا ھدیہ آیا آپ نے ان کو بلا بھیجا۔ اور دودھ پلایا جب ہم کو معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ان پر نہ تھا۔

(انس بن مالکؓ۔ ابوداؤدؒ۔ سنن ابو داؤد جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمارہ ۲۲۹)

فرمایا حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حیض (کا زمانہ) سامنے آجائے تو نماز چھوڑ دو۔ اور جب گذر جائے تو اپنے (جسم) سے خون کو دھوڈالو اور نماز پڑھو۔ (عائشہؓ۔ بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۰ شمارہ ۳۱۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے پھر جب (مقام) سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں رو رہی ہو میں نے عرض کیا یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں نے اس سال حج (کا ارادہ) نہ کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تمہیں نفاس آگیا میں نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے جسے اللہ سبحانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام بیٹیوں پر لکھ دی ہے (اس میں رونا کیا) جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے تم بھی کرو سوا اس کے کہ تم کعبہ کا طواف نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جاؤ

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰۸ شمار ۲۹۲)

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کرے۔ آپ نے فرمایا کیا تو حروریہ (خارجی) ہے۔ ہم میں سے کسی کو ایام ہوتے تھے تو اسے فوت شدہ نمازوں کے قضا کرنے کا حکم نہ ہوتا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے کہ حائضہ نمازوں کو قضا نہ کرے۔ تمام فقہا کا بھی یہی قول ہے اور ان سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ حائضہ روزوں کو تو قضا کرے مگر نمازوں کو قضا نہ کرے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۹ شمار ۱۱۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کی بابت پوچھا تو آپؐ نے اسے حکم دیا۔ کہ اس طرح غسل کرے۔ فرمایا کہ ایک ٹکڑا (کپڑے کا) مشک سے (بسا ہوا) لے اور اس سے طہارت کر۔ اس نے عرض کیا کہ اس سے کس طرح طہارت کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ۔ طہارت کر لے تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اسے خون کے نشان پر پھیرلے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۳ شمار ۳۰۱)

حضرت عائشہؓ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماءؓ بنت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

شکل انصاریہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیری کا ملا ہوا پانی لے کر پہلے وضو کرے۔ پھر سر دھوئے اور اس کو ملے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالیں پھر اپنا فرصہ لے کر (فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونی کپڑے کا اس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہیں بعضوں نے اس کو قرصہ یا قرضہ بھی پڑھا ہے) اس سے طہارت کرے۔ اسماءؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر طہارت کروں اس سے حضرت عائشہؓ نے کہا میں سمجھ گئی اس مطلب کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کنائے کے طور پر کہا تھا میں نے اس سے کہہ دیا جہاں خون لگا ہو اس سے صاف کر ڈال (یعنی فرج کے اندر اس کپڑے کو ڈال کر خون کے لگاوٹ کو صاف کر ڈال۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۷ شمار ۲۶۷)

حضرت اسماء بنت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کے متعلق پوچھا جس پر حیض کا خون لگ جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھرچ دو پھر پانی سے انگلیوں اور ناخن کو دھوؤ اور پھر پانی چھڑک دو۔ اور اس کپڑے سے نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ام قیس بنت محصنؓ سے بھی روایت ہے مگر حضرت اسماءؓ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس بارے میں اہل علم کی رائیں مختلف ہیں کہ اگر کپڑے پر خونِ حیض لگ جائے تو اسے دھوئے بغیر اسی کپڑے میں نماز پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟ بعض اہل علم تابعینؒ کہتے ہیں کہ اگر خون ایک درہم کے برابر ہو اور اسے دھوئے بغیر اسی کپڑے سے نماز پڑھ لی تو نماز پھر سے پڑھے اور بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ اگر خون ایک درہم سے زیادہ ہو تو نماز کا اعادہ کرے سفیان ثوریؒ اور امام ابن مبارکؒ اسی کے قائل ہیں امام شافعیؒ نے اس بارے میں بڑی سختی برتی ہے کہ اگر ایک درہم سے کم بھی ہو تب بھی اس کا دھونا واجب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۱ شمار ۱۳۲)

حضرت اسمار رضی اللہ عنہا بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک عورت کو سنا کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی کہ جب وہ ایام سے پاک ہو تو اپنے کپڑے کو کیونکر پاک کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اس میں خون دیکھے تو اس کو گھس دے پھر اس کو انگلیوں سے مل کر دھو دے پھر اپنے باقی کپڑے پر پانی چھڑک دے پھر اس سے نماز پڑھ۔

(دارمی شریف۔ صفحہ ۱۵۷۔ شمار ۷۷۱)

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں ہڈی چوستی تھی۔ حیض کی حالت میں پھر میں اس ہڈی کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا منہ مبارک اس ہڈی میں اسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور پانی پی کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے پیا تھا۔ (ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹ شمار ۲۳۰)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر قرآن کریم پڑھتے اور میں حائضہ ہوتی۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۰۹۔ شمار ۲۳۱)

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے متعلق سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ کھاؤ اور اس کو اپنے ساتھ کھلاؤ۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اور حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد رضی کی (مذکورہ بالا) حدیث حسن وغریب ہے۔ جمہور علمار کا یہی قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے وضو کے نیچے ہوئے پانی کے متعلق علمار میں اختلاف ہے بعضوں نے اسکے استعمال کی اجازت دی ہے اور بعضوں نے اس کو مکروہ بتلایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۔ شمار ۱۱۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے مسجد سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

کھجور کی جائے نماز لادو میں نے عرض کیا میں تو حائضہ ہوں فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق و حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے مگر حضرت عائشہ رض کی یہ حدیث حسن و صحیح ہے جمہور اہل علم کا یہی قول ہے ہمارا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ شمارہ ۱۱۸)

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو حیض کی حالت میں عورت کے پاس آئے (صحبت کرے) فرمایا کہ وہ آدھا دینار صدقہ میں دے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ شمارہ ۱۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لال خون ہو تو ایک دینار (اشرفی) اور جب زرد خون ہو تو آدھا دینار صدقہ دے۔ حائضہ سے جماع کرنے کے کفارہ کی حدیث حضرت ابن عباس رض سے دو طرح مروی ہے۔ موقوف بھی اور مرفوع بھی بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ امام احمد رح و امام اسحٰق رح بھی اسی کے قائل ہیں، امام مبارک رح فرماتے ہیں کہ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ سے بخشش و معافی مانگے بعض تابعین رح سے بھی اسی طرح منقول ہے جس طرح امام مبارک رح نے فرمایا

(ابن عباس رض / ترمذی رح ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱/۳۰ شمارہ ۱۲۱)

حضرت زید بن اسلم رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا درست ہے مجھے اپنی بیوی سے جب وہ حائضہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باندھ اس پر تہہ بند اسکے پھر تجھے اختیار ہے تہبند کے اوپر (اس سے معلوم ہوا کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت حائضہ سے لذت نہ اٹھانا چاہیئے۔ یہی مذہب ہے جمہور علماء کا۔) موطاء شریف صفحہ ۶۲/۶۳

حضرت ام المؤمنین عائشہ رض صدیقہ سے روایت ہے کہ میں جب حائضہ ہوتی تو بستر پر سے بوریئے پر چلی آتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک نہ ہوتی۔ جب تک پاک نہ ہوتی۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۱ شمارہ ۲۶۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت مرجانہ رض جو ماں ہیں حضرت علقمہ رض کی اور مولاۃ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ عورتیں ڈبیوں میں روئی رکھ کر حضرت عائشہؓ کو دکھانے کو بھیجتی تھیں اور اس روئی میں زردی ہوتی تھی حیض کے خون کی ۔ پوچھتی تھیں کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں تو کہتی تھیں حضرت عائشہؓ مت جلدی کرو تم نماز میں ۔ یہاں تک کہ دیکھو سفید قصّہ مراد یہ تھی کہ پاک ہو جاؤ حیض سے (قصّہ وہ پانی ہے سفید جو وقت بند ہونے حیض کے رحم سے نکلتا ہے اور بعضوں نے کہا قصّہ وہ کپڑا ہے جو عورتیں فرج میں رکھتی ہیں جب بالکل سفید نکلے تو معلوم ہوا کہ اب خون بند ہو گیا)

(موطا شریف صفحہ ۶۴/۶۵)

امام مالکؒ کو پہنچا حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے عورت حاملہ گو دیکھے خون کو تو چھوڑ دے نماز کو (کیونکہ حاملہ کو بھی کبھی حیض آتا ہے یہی مذہب ہے ابن المسیبؒ اور ابن شہابؒ اور امام مالکؒ کا اور امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ اور امام سفیان ثوریؒ کا مذہب یہ ہے کہ وہ حیض نہیں ہے)

(موطا شریف صفحہ ۶۵/۶۶)

حضرت عطاءؒ حضرت عائشہؓ سے اس حاملہ عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں جسے خون نظر آئے کہ انہوں نے کہا غسل کرے ۔ اور نماز پڑھے ۔ حضرت یزیدؒ نے کہا غسل نہ کرے امام عبداللہؒ (دارمی) کہتے ہیں میرا بھی وہی قول ہے جو حضرت یزیدؒ کا قول ہے۔

(دارمی شریف صفحہ ۱۷۳ ۔ شمار ۹۲۸)

حضرت یونسؒ حضرت حسنؒ سے حاملہ عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب اسے درد زہ شروع ہو اور بچے کے پہلے خون نظر آئے تو نماز سے رُک جائے ۔ اور امام عبداللہ (دارمیؒ) کا قول ہے کہ جب تک بچہ نہ جنے نماز پڑھے۔

(دارمی شریف صفحہ ۱۷۴ ۔ شمار ۹۴۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

مُسْتَحَاضَہ

حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں مستحاضہ ہوتی ہوں پھر (مدتوں تک) پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے ولیکن بقدر ان دنوں کے جن میں تم حائضہ ہوتی ہو، نماز چھوڑ دو (پھر جب اس قدر وقت گذر جائے) غسل کرو اور نماز پڑھو (مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم میں سے خون جاری ہوتا ہے اور یہ خون حیض نفاس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۶ شمار ۳۱۲)

حضرت عدی بن ثابت رضؓ کے والد رضؓ اپنے والد رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے (مقررہ) ایام میں جن میں اسے ماہواری آیا کرتی تھی نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے روزے بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے۔ اس حدیث کے ایک راوی حضرت شریک رضؓ اکیلے ہیں نیز حضرت عدی رضؓ کے دادا کا نام بتانے سے امام بخاریؒ نے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے غسل کر لیا کرے تو احتیاطاً اچھا ہے اگر ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے تو بھی جائز ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۷ شمار ۱۱۱)

حضرت حمنہ بنت حجش رضؓ کہتی ہیں کہ مجھے استحاضہ کی سخت تکلیف تھی میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتوے پوچھنے کیلئے حاضر ہوئی۔ اور اس حالت کی خبر دی (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن حضرت زینب بنت حجش رضؓ کے گھر رونق افروز تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ کی سخت شکایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس (تکلیف) نے تو مجھے نماز روزہ سے محروم کر رکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف (ایک قسم کی روئی ہوتی ہے جس کو عورتیں خون روکنے کے لئے اپنی شرمگاہ میں رکھتی ہیں) رکھنے کو بتایا ہے (اس کو استعمال کرو) کیونکہ وہ خون کو روکتی ہے (یعنی کرسف کو استعمال کر شاید خون منقطع ہو جائے) انہوں نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا لگام باندھ لو (لگام کی طرح کپڑا باندھ لو) عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے بس تو بہی جاتی ہوں (یعنی خون نہایت کثرت کے ساتھ جاری ہے اس سے بھی نہیں رکے گا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ جیسے بھی کرو کافی ہے اور اگر تم دونوں کر سکتی ہو تو تم اس سے زیادہ واقف ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک شیطانی ٹھوکر ہے تم چھ یا سات دن جو اللہ سبحانہ کے علم میں ہیں اپنے آپ کو حائضہ سمجھو پھر غسل کرو جب تم دیکھ لو (سمجھ لو) کہ میں (حیض سے) پاک وصاف ہو گئی ہوں تو چوبیس رات دن یا تیئیس رات دن نماز پڑھو (یہ راویؒ کا شک ہے کہ چوبیس۲۴ رات دن فرمائے یا تیئیس رات دن۲۳) روزے رکھتی رہو اور نماز پڑھتی رہو اور اس بات کا یقین رکھو۔ کہ یہ تمہارے لئے کافی ہے اور اسی طرح کرتی رہو جیسا کہ عورتیں اوقات مقررہ پر حائضہ ہوتی اور پاک ہوتی ہیں۔ (اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسری صورت بتاتے ہیں) اور اگر ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کی قدرت ہو اور عصر کی نماز میں جلدی اور ان دونوں کو جمع کرنے کے لئے پہلے غسل کر لو پھر مغرب کی نماز میں تاخیر کرو اور عشاء کی نماز میں جلدی اور ان دونوں نمازوں سے پہلے غسل کر لو (اگر ایسا کر سکتی ہو تو کرو۔ اور صبح کی نماز کیلئے غسل کرو اور اسی طرح کئے جاؤ (اسی طرح) روزے بھی رکھو اگر تم ایسا کرنے کی قدرت رکھتی ہو (کہ روزانہ تین تین دفعہ نہا سکو) پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ دوسری صورت مرغوب ہے یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ امام محمد بخاریؒ سے میں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا (انہوں نے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

جواب دیا یہ حدیث حسن ہے امام احمدؒ بھی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ اگر استحاضہ والی عورت حیض کے شروع اور ختم ہونے کو پہچانتی ہو پس جب خون شروع ہوتا ہے تو اس کا رنگ کالا ہوتا ہے اور جب ختم ہونے کو ہوتا ہے تو وہ زردی میں بدل جاتا ہے ایسی عورت کے لئے حضرت فاطمہ بنت جیشؓ والی حدیث کا حکم ہے اور اگر مستحاضہ کی حالت پہلے سے یہ تھی کہ مقررہ ایام میں آیا کرتی تھی (یعنی اس کے حیض کی میعاد مقرر و معروف تھی) بعد میں استحاضہ کی شکایت میں مبتلا ہو گئی تو ایسی عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ حیض کے مقررہ دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کر کے نمازیں پڑھتی رہے۔ اور اگر عورت کو برابر خون آتا رہے اور پہلے سے اس کی کوئی خاص میعاد اور عادت بھی نہ تھی کہ حیض کتنے دنوں آتا ہے (حیض و استحاضہ کے خون میں فرق و امتیاز بھی نہیں کر سکتی) تو ایسی عورت کے لئے حمنہ بنت جحشؓ کی حدیث کا حکم ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر استحاضہ والی عورت کو پہلی بار خون آیا اور پندرہ دن میں یا پندرہ دن سے کم میں خون بند ہوا تو اس کے لئے خون آنے کے دن حیض میں شمار ہوں گے ان (ایام) میں نماز چھوڑ دے اور اگر خون پندرہ دن سے بھی زیادہ آتا رہے تو چودہ دن کی نمازیں قضا کر لے پھر اس کے بعد ایک دن رات نماز چھوڑ دے۔ (کیونکہ امام صاحبؒ کے نزدیک حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور رات ہے) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ایام حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ امام سفیان ثوریؒ اہل کوفہ (یعنی امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب) کا یہی قول ہے۔ امام مبارکؒ نے بھی اسی کو پسند کیا ہے۔ بعض اہل علم جن میں حضرت عطا بن رباحؒ بھی شامل ہیں حیض کی کم سے کم مدت ایک دن ایک رات اور زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن بتلاتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ۔ اور حضرت ابو عبیدہؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۹/۲۷ شمارہ ۱۱۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو فتویٰ پوچھا اسی کے واسطے حضرت ام سلمہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شمار کرلے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا قبل اس بیماری کے تو چھوڑ دے نماز کو اس قدر مدت میں ہر مہینے سے جب گذر جائے وہ مدت تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لے فرج پر پھر نماز پڑھے۔

(موطا شریف صفحہ ٦٧/٦٦)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کا حیض گذر جائے تو ہر روز غسل کیا کرے اور ایک کپڑے کو گھی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ میں رکھ لیوے (کیونکہ یہ خون کو کم کرے گا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہے خون نکلنے کا نرم کردے گا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ١١٥ شمار ٢٥٨)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس دن یا چالیس راتیں زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے منہ پر ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تھے۔ جھائیں کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمودار ہوتی ہیں گرمی کی وجہ سے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ١١٦ شمار ٢٦٥)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

الطلاق

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہٗ کے نزدیک مباح چیزوں میں طلاق سے بڑھ کر مبغوض کوئی چیز نہیں ہے (یعنی ہر چند طلاق دینا درست ہے لیکن اللہ سبحانہٗ کو بہت ناپسند ہے)

(محاربؓ۔ ابو داؤدؒ۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۵۶ شمار ۱۹۲۶)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا معاذؓ! اللہ سبحانہٗ نے روئے زمین پر جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب غلام اور لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (معاذ بن جبلؓ / دا قطنیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۳۵ شمار ۳۱۳۳)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی (معقول) عذر کے طلاق طلب کی (یعنی خلع کیا) اس پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے (وہ کبھی اسے نہیں سونگھے گی) یہ حدیث حسن ہے۔ یہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے لیکن اس میں اس کو مرفوع بیان نہیں کیا گیا

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۵ شمار ۱۰۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے یعنی اس کا دل بُرا کر دے اس کے خاوند سے یا غلام کو اس کے مالک سے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دُور ہے) (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۵۶ شمار ۱۹۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدگی ہے۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت۔ یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے (کہ طلاق مذاق سے کہنے سے بھی واقع ہو جاتی ہے)

(ابو ہریرہؓ۔ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۵ شمار ۱۰۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبراً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

زبردستی کی نہ طلاق نہ اعتاق (غلام کی آزادگی) ہے (عائشہؓ / ابن ماجہؒ۔ ابن ماجہ صفحہ ۲۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیوانہ اور نابالغ اور سونے والے سے معافی ہے یعنی اس حالت میں ان سے جو امور صادر ہوں وہ معاف ہیں ان کا اعتبار نہ ہوگا۔

(علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ / ابن ماجہؒ۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے دلوں میں جو کچھ وسوسے آئیں انہیں اللہ سبحانہٗ نے معاف کردیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا اسے منہ سے نہ کہیں۔ حضرت قتادہ رضؓ کہتے ہیں اگر اپنے دل میں طلاق دے تو لغو ہے۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ۔ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۸۰ شمار ۲۵۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے۔ سوائے اس کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہو (یعنی جو پاگل ہو اور جس پر جنون غالب ہو)۔ اس حدیث کو مرفوع ہم صرف حضرت عطا بن عجلانؒ کی حدیث سے جانتے ہیں اور حضرت عطا بن عجلان ضعیف ہیں۔ اصحابؓ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ دیوانے اور پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ مگر ایسا پاگل جس کو کبھی کبھی ہوش آجاتا ہو اور وہ ہوش وحواس درست ہوجانے کی صورت میں طلاق دے تو طلاق پڑجائے گی۔

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمار ۱۰۹۵)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ مرد جتنی بار چاہتا اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا اور پھر جب وہ ایام عدت میں اسے لوٹا دیتا تو وہ اس کی بیوی ہی رہتی اگرچہ اس کو سوبار سے بھی زیادہ طلاق دی ہوتی نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اللہ کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہوجائے اور نہ میں تجھے پناہ دوں گا (یعنی نہ اپنے پاس رکھوں گا) اس عورت نے کہا یہ کیسے؟ اس نے کہا (یہ ایسے) کہ میں تجھے طلاق دوں گا پھر جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوگی تو رجوع کرلوں گا۔ پھر طلاق دوں گا اور عدت ختم ہونے سے پہلے لوٹا لوں گا۔ بس اسی طرح کرتا رہوں گا (یہ بات سن کر) وہ عورت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئی اور ان سے پورا حال کہہ سنایا۔ حضرت عائشہؓ نے کچھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کا حال کہہ سنایا) مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چپ ہو رہے۔ اتنے میں قرآن کریم کی یہ آیت اتری۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ (طلاق صرف دو مرتبہ ہوتی ہے۔ اس کے بعد یا تو دستور کے مطابق اور بھلائی کے ساتھ اپنے پاس روک رکھنا چاہیئے یا احسان اور نیکی کے ساتھ جدا کر دینا چاہیئے) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس پر لوگوں نے آئندہ سے نئے سرے سے طلاق (کی گنتی) شروع کی۔ جس نے طلاق دی تھی اس نے بھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی۔ دوسری روایت میں حضرت عروہؓ سے اسی کی مانند حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ یہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۷/۲۳۶ شمار ۱۰۹۶)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا۔ ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی اور اس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اس کے پاس گیا لیکن اس شخص نے جماع کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لیئے درست ہو جاوے گی۔ کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت حلال نہ ہو گی جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے لذت جماع کی حاصل نہ کرے (یعنی صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا۔ جب تک جماع نہ کرے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۸۰۷، شمار ۲۰۴۱)

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ان کو معلوم ہوا کہ ایک شخص نے کہا حضرت ابن عباسؓ سے کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ وہ تین طلاق میں تجھ سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاقوں سے تو نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔

(موطا شریف صفحہ ۵۷/۴۵۶)

حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ خبر دی گئی۔ حضور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق بیک وقت یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔ اور غصّے میں فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو قتل کر ڈالوں (اللہ کی کتاب سے کھیل کرنا یہ ہے کہ جو اس میں فرمایا اس کے موافق عمل نہ کرنا)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۵۲)

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ کہتے تھے جو شخص اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاق پڑ جائیں گے۔

(موطا شریف صفحہ ۴۵۸)

حضرت رکانہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی عورت کو طلاق بائن (قطعی طلاق) دے دی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے تمہاری نیت کیا تھی۔ میں نے عرض کیا ایک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم۔ میں نے عرض کیا ہاں اللہ کی قسم (میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہارے لئے وہی ہے جو تم نے ارادہ کیا۔ اس حدیث کو ہم صرف اس طریقہ اسناد سے ہی جانتے ہیں۔ طلاق بائن کے بارے میں اصحابؓ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعینؒ میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق بائن کو ایک طلاق تبلایا ہے۔ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے طلاق بائن کو تین طلاق ہی تبلایا ہے۔ بعض علماً کہتے ہیں کہ مرد کی نیت پر موقوف ہے۔ اگر ایک کی نیت کی تو ایک ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے گا تو تین ہوں گی (یعنی طلاق بائن ہوگی)، اگر دو کی نیت ہوگی تب بھی ایک ہی ہوگی۔ امام سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے، امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں اگر عورت کے پاس جا چکا ہے تو یہ تین طلاقیں ہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کی تو ایک ہوگی اور لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر دو کی نیت کی تو دو اور تین کی نیت کی تو تین ہوں گی۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۱/۳۲ شمار ۱۰۷۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک

یاحیُّ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

حضرت یونس بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی عورت کو ایام ماہواری میں طلاق دے دی ہو۔ آپ نے فرمایا کیا تم عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتے ہو۔ اس نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی (اس کے متعلق) حضرت عمر فاروقؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اس عورت سے رجوع کرلے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی۔ انہوں نے فرمایا بس چپ رہو (ایسی ظاہر بات پوچھتے ہو) دیکھو اگر (کوئی بولنے سے) عاجز ہو یا بے وقوفی سے طلاق دے دے تو کیا یہ طلاق شمار نہ ہوگی ضرور شمار ہوگی۔ (اس لئے ماہواری کی حالت میں اگر کوئی طلاق دے دے تو اس کا بھی شمار ہوگا۔ اگرچہ رجوع کرلے اس کے بعد صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہ جائے گا) یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰/۳۱ شمار ۱۰۷۷)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت (نکاح میں) تھی۔ میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ لیکن میرے والدؓ اس کو پسند نہیں کرتے تھے (یعنی اس سے ناراض تھے) میرے والدؓ محترم نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے طلاق دے دوں۔ میں نے (ان کا یہ حکم ماننے سے) انکار کر دیا۔ پھر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن عمرؓ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمار ۱۰۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلالہ کرنے والے اور اپنے لئے کرانے والے دونوں پر لعنت ہے۔ (علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ/ابن ماجہؒ۔ ابن ماجہ شریف، صفحہ ۲۳۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم لوگوں کو مانگا ہوا بکرا بتلاؤں صحابہؓ نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے۔ فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے اور کرانے والے دونوں پر لعنت فرمائے (حلالہ کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ عورت کسی اور شخص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

سے نکاح نہ کرلے اور پھر ناراضگی کی صورت میں اس کو طلاق نہ دے دے۔ اگر اس عورت کو دوسرا شخص بھی طلاق دے دے تو وہ عورت اور اس کا پہلا شوہر دوبارہ شادی کر سکتے ہیں۔)

(عقبہ بن عامرؓ / ابن ماجہؒ۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)

حضرت سلیمان بن یسارؒ کہتے ہیں کہ دس سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوںؓ کو میں نے دیکھا ہے۔ ان سب کا بیان ہے کہ ایلا کرنے والے کو مہلت دی جائے (یعنی جس شخص نے یہ قسم کھائی ہو کہ وہ چار مہینے تک یا اس سے زیادہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے گا۔ میعاد گذرنے کے بعد اس کو وقفہ دیا جائے کہ یا تو وہ اپنی بیوی کو واپس لے لے یعنی جماع کرلے اور قسم کا کفارہ دے دے اور یا طلاق دے دے۔

(سلیمان بن یسارؓ / شرح السنۃ مشکوۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۴ شمار ۳۱۳۶)

حضرت ابو تمیمہ ہجیمیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ اے چھوٹی بہن میری حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ تیری بہن ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بُرا جانا۔ اور اس سے منع کیا (اگرچہ اس کے کہنے سے وہ اس کی بہن نہ ہو جائے گی۔ مگر بُری بات کا منہ سے نکالنا بُرا ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۷۶۳ شمار ۱۹۵۳)

حضرت سلمہ بن صخر بیاضیؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفارہ دینے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے، یہ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایسے شخص پر) ایک ہی کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے حضرت سفیان ثوریؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کفارہ دینے سے پہلے عورت سے صحبت کر بیٹھے تو اس پر دو کفارے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن مہدیؒ کا یہی قول ہے (ظہار کا مطلب یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو یا اس کے کسی حصہ مثلاً پیٹھ، پیٹ یا ران وغیرہ کو اپنی ماں یا بہن یا پھوپھی جیسی محرمات سے تشبیہ دے کہ تو یا تیرا فلاں حصہ میرے لئے میری ماں کے فلاں عضو کی طرح ہے اگر کوئی اس قول سے رجوع کرنا چاہے تو اس کا کفارہ دے)(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

حضرت ابو سلمہؓ اور حضرت محمد بن عبدالرحمٰنؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان بن صخر انصاریؓ نے (جو بنو بیاضہ میں سے ہیں) رمضان المبارک ختم ہونے تک کی مدت کے لئے اپنے اوپر اپنی بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح بنا لیا (یعنی ظہار کیا اور اس کے لئے وقت مقرر کر لیا) لیکن ابھی نصف رمضان گزرا تھا کہ ایک رات اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ ماجرا بیان کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر۔ انہوں نے کہا کہ مجھے غلام آزاد کرنے کی توفیق نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کیا مجھ میں اتنی بھی طاقت نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فردہ بن عمروؓ سے فرمایا کہ یہ عرق (کھجوروں کی) اس کو دیدو (عرق ایک ٹوکرا یا زنبیل ہوتی ہے جس میں پندرہ سولہ صاع کی گنجائش ہوتی ہے) تاکہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ظہار کے کفارہ کے بارے میں علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ اس باب میں حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ سے بھی روایت ہے۔ جو حضرت اوس بن صامتؓ کی بیوی ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸/۳۹ شمار ۱۱۰۲)

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے دادا کی روایت بیان کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت یہ دعویٰ کرے کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اور اس پر ایک گواہ عادل بھی پیش کرے اور دوسرا گواہ نہ ہو۔ ایسی صورت میں اس کے شوہر کو قسم دی جائے گی اگر اس نے قسم کھا لی کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اور جو اس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو یہ انکار دوسرے گواہ کے قائم مقام ہو جائے گا اور عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۴۹)

حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ دو لعنت کرنے والوں (یعنی میاں بیوی) کے متعلق حضرت مصعب بن زبیرؓ کی امارت کے زمانے میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا دونوں میں تفریق کرا دی جائے میری سمجھ میں نہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

آیا کہ کیا کہوں ۔ میں اٹھا اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے گھر آیا اور ان سے اندر آنے کی اجازت طلب کی مجھ سے کہا گیا کہ وہ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد لیٹے ہیں ۔ حضرت عبداللہؓ نے میری آواز سُنی تو فرمایا ۔ ابن جبیرؓ اندر آجاؤ تم ضرور کسی نہ کسی ضرورت ہی سے آئے ہوگے ۔ میں ان کے پاس گیا وہ اپنے کجاوے کے نیچے ٹاٹ بچھا کر لیٹے ہوئے تھے ۔ میں نے ان سے کہا ۔ اے ابو عبدالرحمٰنؓ کیا لعان کرنے والے میاں بیوی کو جدا کر دیا جائے انہوں نے فرمایا سبحان اللہ ۔ ہاں اس کے متعلق سب سے پہلا پوچھنے والا فلاں کا بیٹا فلان ہے ۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے ہے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی (زنا) کی حالت میں دیکھے تو کیا کرے اگر بولتا ہے تو بڑی بات بولتا ہے اگر چپ رہتا ہے تو بڑی بات سے چپ رہنا ہے ۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ یہ سن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور کچھ جواب نہ دیا (وہ شخص چلا گیا) اس کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا میں خود اس میں مبتلا ہو گیا ہوں ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں نازل فرمائیں جو سورۂ نور میں ہیں ۔ وَالَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَھُمۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّھُمۡ شُھَدَآءُ اِلَّآ اَنۡفُسُھُمۡ الآیہ (وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو (زنا کا الزام) لگائیں اور سوائے ان کے اپنی ذات کے ان کے اور کوئی گواہ نہ ہوں (تو ایسے میاں بیوی اپنی سچائی کی چار مرتبہ قسمیں کھا کر جھوٹے ہونے کی صورت میں اپنے پر لعنت کریں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں آخر تک پڑھیں ۔ پھر اس شخص کو بلایا اور اس کو یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اس کو نصیحت کی اور سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے اس نے کہا نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ۔ میں نے اس پر جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو (بلا کر اسے) لعان کا حکم بتایا اور نصیحت کی اور عذاب آخرت یاد دلایا اور فرمایا کہ دُنیا کا عذاب (سزا) آخرت کے عذاب سے آسان ہے وہ عورت کہنے لگی قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس نے سچ نہیں کہا ۔ راویؓ کا بیان ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَ زِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَاقَيُّوۡمُ

کہ پہلے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے (قسم لینا) مرد سے شروع کیا تو اس نے چار بار اللہ کی (قسم کھاکر) گواہی دی کہ واقعی میں سچا ہوں اور پانچویں بار کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عورت سے شروع کیا (یعنی پھر اسی طرح عورت سے قسم لینا شروع کیا) اس نے چار مرتبہ قسم کھائی کہ میرا خاوند بے شک جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہا کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو پھر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو علیحدہ کر دیا۔ اس باب میں حضرت سہل ابن سعدؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۰/ ۲۳۹ شمار ۱۱۰۴)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد کے درمیان لعان کراکے اس کے بچہ کو مرد سے نفی کر دیا اور دونوں میں تفریق کرکے بچہ عورت کو دے دیا (یعنی جس حمل پر لعان کیا گیا تھا اس کا بچہ عورت کو دے دیا گیا اور اس مرد کا بچہ قرار نہ دیا گیا)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۱ شمار ۲۹۴)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاؤں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک کہ چار گواہوں کو فراہم نہ کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (درست ہے) حضرت سعدؓ نے عرض کیا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ شاہد بہم پہنچانے سے پہلے میں تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔ وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالےٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

(ابوہریرہؓ / مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷/۵۲۶ شمار ۳۱۴۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ غیرت مند ہے اور مسلمان بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مسلمان بندہ اس کام کو نہ کرے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔
(ابوہریرہؓ بخاریؒ مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۷ شمار ۳۱۵۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
آمِيۡن آمِيۡن آمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ وہ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ان کا رنگ کیسا ہے۔ وہ بولا سرخ رنگ ہے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا ان میں کوئی سفید مائل بہ سیاہی بھی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ ہاں! آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کہاں سے ہو گیا؟ وہ بولا شاید کسی رگ کی ایسی کھینچ ہو گئی ہو۔ (یعنی شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو) آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے اور تیرے بیٹے کی بھی یہی وجہ ہوگی (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۸۸ شمار ۲۸۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب میں اتری۔ جس عورت نے اس بچہ کو غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ نہیں ہے۔ (یعنی عورت نے زنا کرا کر بچہ جنا اور اس کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کیا کہ اس کی اولاد ہے) تو وہ عورت اللہ کی رحمت کی چیزوں میں سے کسی چیز میں داخل نہیں ہے اور اللہ اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے سے انکار کرے جان بوجھ کر (یعنی دیدہ دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے) اس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہوگا۔ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ اس کو تمام جہان کی اگلی پچھلی مخلوق کے روبرو رسوا کرے گا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۷۵/۴/۴، ۴ شمار ۱۹۹۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکا فراش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر (یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے قبضہ میں اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے، اور اگر حرام کاری کا دعوےٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اس کی قسمت میں پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کار بیاہا ہوا ہو تو اس کو سنگسار کرنا چاہیئے۔) (ابوہریرہؓ / نسائیؒ) نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۹۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چار قسم کی عورتوں میں لعان نہیں جاری ہو سکتا ہے۔ اول نصرانیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو، دوم یہودن جو مسلمان کے نکاح میں ہو، تیسرے آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو۔ چہارم وہ لونڈی جو کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۴)

حضرت سعید بن جبیر رض فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رض سے پوچھا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو تہمت لگائی ہے (اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے جواب دیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو مرد و عورت کے درمیان تفریق کر دی تھی اور فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ایک نہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے پھر اب کوئی تم میں سے توبہ کرنے والا ہے۔ ان دونوں نے اپنے قول پر اصرار کیا۔ پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ایک نہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے۔ آیا کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے۔ انہوں نے توبہ کا اقرار نہ کیا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔ حضرت ایوب رح (شاگرد حضرت سعید بن جبیر رض) کہتے ہیں۔ مجھ سے حضرت عمرو بن دینار رض نے کہا کہ حدیث میں کچھ (اور عبارت) ہے میں تجھے وہ مضمون بیان کرتے نہیں دیکھتا۔ (وہ یہ ہے) کہ مرد بولا میرا مال (یعنی مہر ملنا چاہیئے) اسے جواب دیا گیا، تیرا مال نہیں رہا اگر تو سچا ہے۔ تب بھی تو اس سے فائدہ اٹھا چکا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تو اس کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۱/۹۰ شمار ۲۹۰)

حضرت مسروق رض اور عتبہ رض کا بیان ہے کہ ان دونوں نے حضرت سبیعہ بنت حارث رض کو لکھا۔ کہ اپنی عدت کا حال لکھو۔ انہوں نے تحریر کیا کہ میرے خاوند کی وفات کے پچیس روز بعد بچہ پیدا ہوا تو میں نے دوسرے نکاح کی تیاری کی۔ ایک روز حضرت ابوسنابل رض کا میرے پاس سے گزر ہوا۔ کہنے لگے تم نے عدت گزارنے میں جلدی کی۔ دونوں میعادوں میں جو بعید ترین میعاد ہو اس کی تم کو عدّت کرنی چاہیئے (یعنی چار ماہ دس روز) میں یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ صلے اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعا فرمایئے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ہوا؟ میں نے وہ واقعہ عرض کیا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو کوئی نیک شخص مل جائے تو فوراً نکاح کر لینا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۷)

حضرت فاطمہ بنت قیس رض فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے (شوہر کے ذمہ عدت گزارنے کے لئے) نہ رہنے کی جگہ ہے نہ نفقہ۔ مغیرہ رض راوی کہتے ہیں کہ اس کا ذکر میں نے ابراہیم رض سے کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا کہ ہم اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے کہنے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے جس کے متعلق ہمیں معلوم نہیں کہ اسے پوری طرح یاد ہے یا بھول گئی۔ غرض حضرت عمر رض ایسی عورت کیلئے رہنے کی جگہ اور نفقہ واجب بتاتے تھے (نفقہ وسکنی شوہر سے دلاتے تھے کہ وہ عدت تک اس کے کھانے اور رہنے کا انتظام کرے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۳ شمار ۱۰۸۲)

حضرت شعبی رض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رض کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بارے میں کیا فیصلہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے شوہر نے طلاق بتہ (قطعی) دے دی تو میں نے اس سے گھر اور نفقہ کے متعلق مخاصمت وحجت کی تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے گھر اور نفقہ نہیں بتایا اور داؤد رح کی حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رض نے فرمایا کہ پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ "ابن ام مکتوم رض کے گھر میں عدت گزار" یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور بعض علماء مثلاً حسن بصری رح عطاء بن ابی رباح رح اور شعبی رح کا یہی قول ہے۔ امام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ان علماء نے فرمایا ہے کہ مطلقہ کو لوٹانے کا جب حق نہ رہے تو ایسی عورت کے لئے گھر اور خرچ دینا ضروری نہیں۔ بعض اصحاب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم مثلاً حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ اس کے لئے گھر اور نفقہ دینا ضروری ہے۔ سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کے لئے رہنے کی جگہ ہے۔ مگر نفقہ نہیں ہے۔ امام مالک بن انسؓ کا یہی قول ہے۔ امام لیثؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے لئے رہنے کی جگہ قرآن مجید سے ٹھہرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تخرجوھن من بیوتھن الآیہ (ان کو انکے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود باہر نکلیں اور جب تک وہ کھلم کھلا کسی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں گھروں سے نہ نکالی جائیں) علماء کہتے ہیں کہ اس بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ مرد سے بدتمیزی اور زبان درازی کریں اور یہ علت بیان کی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیسؓ کو رہنے کا گھر اس لئے نہیں دلایا کہ وہ اپنے خاوند سے بدتمیزی اور بدزبانی کرتی تھیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایسی طلاق دی ہوئی عورت کے لئے مرد کے ذمہ خرچ دینا بھی (واجب) نہیں۔ کیونکہ فاطمہ بنت قیسؓ کے قصہ میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا یہی مطلب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۳ شمار ۱۰۸۳)

میمون بن مہرانؒ سے روایت ہے۔ میں مدینے میں آیا تو سعید بن المسیبؒ کے پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت قیسؓ کو طلاق دیا گیا تھا اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی تھی۔ سعیدؒ نے کہا فاطمہ بنت قیسؓ ایک عورت تھی۔ جس نے لوگوں کو فتنے ڈال دیا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ بدزبان تھی۔ تو عبداللہ بن ام مکتومؓ کے گھر میں رکھی گئی۔ (اس واسطے پہلے گھر سے اٹھائی گئی)

(سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ ۸۳/۸۲ شمار ۲۰۲۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّاۤ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

مَنَاسِکُ الْحَجّ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط (ترجمہ :- ان لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج فرض ہے جو وہاں تک جا سکتے ہیں) تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہر سال ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا (یعنی اگر جلدی میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا واجب ہو جاتا اور تمہیں تکلیف ہوتی) اس پر اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت نازل کی۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (ترجمہ :- اے ایمان والو ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو جو اگر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث حسن ہے اور اس طریقۂ اسناد سے غریب ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۶۱/۱۶۰ شمارہ ۷۲۹)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ خطبہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے سامنے اور کہا لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال ہم حج کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہتا کہ ہاں تو البتہ حج فرض ہو جاتا ہر سال اور تم اسکی طاقت نہیں رکھتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چھوڑ دو مجھ کو جب تک کہ چھوڑ دوں میں تم کو (یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ یہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جب تک میں خود تم سے بیان نہ کردوں) اس لیے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کثرت سوال اور اپنے انبیاء علیہم السلام کے متعلق باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں جب میں تم کو کسی بات کا حکم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

دوں تو اپنی قوت کے موافق اس کو ادا کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کر دوں تو تم اس کو چھوڑ دو۔

(ابوہریرہؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۲ شمار ۲۳۷۶)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابسؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج ہر سال میں فرض ہے یا ساری عمر میں ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۷۵ شمار ۱۵۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی اتنا توشہ (زادِ راہ) اور سواری رکھتا ہو کہ اللہ کے گھر تک ان کے ذریعہ پہنچ سکے اور اس کے باوجود حج نہ کرے تو اس پر کوئی ذمہ نہیں وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ اور اسی طرح اللہ سبحانہٗ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے "لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتا ہو اور جس نے (یہ فرض ترک کر کے) کفر کیا تو اللہ تعالیٰ غنی مطلق ہے (یعنی طارق حج گویا یہودی یا نصرانی ہو جاتا ہے) یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔

(علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۰ شمار ۷۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو کوئی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری حج سے مانع نہ ہو اور وہ بلا حج کئے ہوتے مر جاتے تو (اسے اختیار ہے) چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی مرے۔

(ابوامامہؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۲۷۷ شمار ۱۷۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صرورۃ (یعنی حج اور نکاح کا ترک کر دینا) اسلام میں نہیں ہے

(ابن عباسؓ / ابوداؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۷۶ شمار ۱۵۱۷)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو کون سی چیز واجب کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادِ راہ اور سواری یہ حدیث

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب آدمی زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو تو اس پر حج واجب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۰ شمارہ ۷۲۸)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے بعض لوگ حج کرتے تھے اور توشہ (کھانے پینے کا سامان) ساتھ نہ رکھتے تھے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا یمن کے لوگ حج کرتے تھے اور سفر خرچ ساتھ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں تب اللہ سبحانہ نے یہ آیت اتاری وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (ترجمہ:- کھانے اور پینے کا سامان ساتھ لو اور بہترین توشہ تقویٰ ہے)۔

(ابوداؤد شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۷۶ شمار ۱۵۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کو بہت جلدی کرنا چاہیئے کیونکہ بسا اوقات انسان مریض ہوتا ہے اور بسا اوقات کوئی چیز گم ہو جاتی ہے کبھی کوئی ضرورت درپیش ہو جاتی ہے۔

(ابن عباسؓ یا فضلؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۰/ ۳۴۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام عبادات میں کون سی عبادت (زیادہ) افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا اور عرض کیا گیا اس کے بعد کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ کی راہ میں جہاد کرنا عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور (خالص و قابل قبول)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۳۴۵ شمار ۱۴۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے حج کیا اور عورت کی طرف رغبت نہ کی اور نہ کوئی اور برائی کی اور نہ جھگڑا کیا وہ اس طرح لوٹ آیا کہ گویا وہ اپنی ماں سے (پھر) پیدا ہوا۔

(ابوہریرہؓ / دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۲۷۹ شمار ۱۷۷۸)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ پے در پے کرتے رہو (یعنی جب حج کرو تو ساتھ ہی اس کے عمرہ بھی کر لو اور اسی طرح عمرہ کے بعد حج) کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اور سونے چاندی کی میل کو دُور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور (مقبول) کا ثواب بہشت ہی ہے اس باب میں حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت عامر بن ربیعہ رضؓ حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت عبداللہ بن حبشی رضؓ حضرت ام سلمہ رضؓ اور حضرت جابر رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(عبداللہ بن مسعود رضؓ / ترمذی رحؒ ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ١٦٠ شمار ٧٢٥)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں عمرہ ان کے واسطے کفارہ ہوجاتا ہے اور حج مبرور کی جزا تو سوائے جنت کے اور کوئی چیز نہیں۔

(ابوہریرہ رضؓ / ابن ماجہ رحؒ ابن ماجہ شریف، صفحہ ٣٥٠)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کا ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضؓ حضرت جابر رضؓ حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت انس رضؓ اور حضرت وہب بن خنبش رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ام معقل رضؓ کی حدیث اس طریقہ اسناد سے حسن و غریب ہے۔ امام احمد رحؒ اور امام اسحٰق رحؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰق فرماتے ہیں کہ معنوں کے اعتبار سے یہ حدیث ایسی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اس نے قرآن کریم کا ایک تہائی حصہ پڑھ لیا (یعنی تہائی قرآن کے برابر اس کا ثواب ہوتا ہے)

(ام معقل رضؓ / ترمذی رحؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ١٨٣ شمار ٨٤٧)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہیں اللہ سبحانہ، کے اگر وہ اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ سبحانہ، ان کی دعا قبول فرمائے گا اور اگر اس سے بخشش چاہیں تو ان کی بخشش فرمائے گا۔

(ابوہریرہ رضؓ / ابن ماجہ رحؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ٣٥١)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجاہد فی سبیل اللہ اور حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر یہ اللہ سبحانہ، سے دعا مانگیں تو اللہ سبحانہ، ان کی دعا قبول فرمائے گا اور اگر اس سے طلب کریں گے تو اللہ سبحانہ، ان کو عطا فرمائے گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ابن عمر رضؓ / ابن ماجہ رحؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ٣٥١)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

حضرت عمر فاروق رضؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت چاہی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دیتے ہوتے فرمایا بھائی ہم کو دعا کے وقت نہ بھولنا اور اس ہیں شریک رکھنا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۱)

حضرت صفوان ابن عبداللہ ابن صفوان رضؓ جن کے نکاح میں حضرت ابوالدرداء رضؓ کی بیٹی تھیں اپنے خسر کے ہاں ایک مرتبہ گئے تو انہوں نے اپنی ساس کو موجود پایا لیکن ابوالدرداء رضؓ موجود نہ تھے حضرت ام الدرداء رضؓ کہنے لگیں کہ کیا تم اس سال حج کو جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہاں (ضرور جاؤں گا) انہوں (ام الدرداء رضؓ) نے کہا تب تو تم ہمارے واسطے دعا کرنا کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے پس پشت اس کے لیے دعا مانگتا ہے اللہ سبحانہٗ اس کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے اور دعا کے وقت اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو آمین کہتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہوگا (جس طرح تو اپنے بھائی کے واسطے طالب خیر ہے اسی طرح تجھے بھی ملے گی) حضرت صفوان رضؓ نے کہا یہ حدیث سن کر میں بازار کو چل دیا جب بازار میں پہنچا تو حضرت ابوالدرداء رضؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی یہی حدیث نقل کی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی حاجی کو ملے تو اس کو سلام کر اور اس کو مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر کہ وہ تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ بخش دیا گیا ہے۔

(ابن عمر رضؓ / احمد رحؒ مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۲۶ / ۲۵۴ شمار ۲۴۰۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مر گیا تو اللہ سبحانہٗ اس کے لیے مجاہد حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

(ابوہریرہ رضؓ / بیہقی رحؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۲۶ شمار ۲۴۰۹)

حضرت عائشہ رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔ یہ جنگ ان کا جہاد نہیں۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے کسی مسلمان عورت کو سفر کرنا ایک رات کی راہ پر بغیر محرم کے۔ (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۷۶ شمار ۱۵۱۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے اس عورت کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت کے دن پر) کہ سفر کرے تین دن سے زیادہ کا مگر اس کے ساتھ ہو اس کا باپ بھائی یا خاوند یا بیٹا یا اور کوئی ناتے والا (رشتہ دار) جس سے نکاح نہ ہو سکے (جیسے ماموں بھانجا وغیرہ)

(ابوسعید خدریؓ / ابوداؤدؒ، ابوداؤد شریف جلد اول، صفحہ ۳۷۶ شمار ۱۵۱۴)

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرتے میں یہ کہتے سنا کہ میں حضرت شبرمہؓ کی طرف سے حج کرنے کو حاضر ہوں (یعنی وہ تلبیہ میں یہ الفاظ کہہ رہا تھا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبرمہؓ کون تھا؟ اس نے عرض کیا، میرا ایک رشتہ دار تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کبھی حج کیا ہے، اس نے عرض کیا نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہؓ کی طرف سے حج کرو (ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مرگئی اس کا بھائی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کا قرض ادا کرو اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مرگیا اس نے حج نہیں کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حج کر لے اپنے باپ کی طرف سے۔

(نسائی شریف، جلد دوم، صفحہ ۱۴۲)

حضرت ابورزین عقیلیؓ سے روایت ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے نہ حج کر سکتا ہے۔ نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کر اپنے باپ کی

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

طرف سے اور عمرہ کر۔

(النسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۳/۱۴۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ حج میں ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے (سامنے پیش کر کے) عرض کیا یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کیا اس کا حج بھی قبول ہوگا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہوگا اور اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۳)

حضرت انس ابن مالکؓ کا بیان ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑے پر حج فرمایا۔ جس کی زین پرانی تھی۔ اور چادر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیب تن تھی۔ وہ تقریباً چار درہم کی ہوگی۔ یا اتنے کی بھی نہیں ہوگی۔ اور اس (حج) میں فرمایا۔ اے اللہ! میں وہ حج کرتا ہوں۔ جس میں نہ ریا کاری ہے۔ نہ کسی کا دکھلاوا ہے (اس کو حج مبرور کہتے ہیں)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حاجی کی کیا صفت ہے؟ فرمایا۔ غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج میں کونسی باتیں زیادہ ثواب رکھتی ہیں؟ فرمایا۔ لبیک کے ساتھ بلند آواز کرنا۔ اور قربانی کے خون کا بہانا۔ تیسرے شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبیل سے کیا مراد ہے؟ (جو قرآن کریم میں آیا ہے یعنی مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) فرمایا۔ کھانا کھانے کا سامان سارے سفر کے لئے اور سواری۔

(ابن عمرؓ شرح السنّۃ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵/۲۲۴ شمار ۲۳۹۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلْاِحْرَام

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ مقرر کی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم (پاکستان کے لوگ بھی یلملم ہو کر جاتے ہیں لہٰذا اُن کی میقات احرام باندھنے کی جگہ بھی یلملم ہے) یہ تمام مقامات احرام باندھنے کے ہیں اور جو شخص ان شہروں کا نہ ہو یعنی دوسرے شہروں کا رہنے والا ہو اور ان مقامات میں سے کسی مقام سے گزرے وہ اسی مقام سے احرام باندھے اور یہ احرام ان لوگوں کے لئے ہے جو حج و عمرہ کے ارادہ سے ادھر سے گزریں۔ اور جو لوگ ان مقامات کے اندر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔ (ابن عباس رضؓ / بخاریؒ و مسلمؒ)

مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۲۳ شمار ۲۳۸۷

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کیلئے میقات مقرر کیا۔ ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور یمن والوں کیلئے یلملم اور نجد والوں کے لئے قرن جو یہاں رہنے ہوں یا آویں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا (اور جو حج یا عمرے کا قصد نہ ہو کسی اور کام کے لئے مکہ میں آئیں تو احرام باندھنا ضروری نہیں لیکن امام ابوحنیفہ رحؒ کے نزدیک ضروری ہے) اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

(نسائی شریف جلد دوم)

صفحہ ۱۴۷/۴۸

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب میقات پہ پہنچو، تو کہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

سُبْحَانَ اللهِ

اَللهُ اَكْبَرُ

غسل کرو۔

احرام باندھو۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ ہم نکلے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم میں سے بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے صرف حج کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔ سو جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یا صرف حج کا اس نے احرام نہ کھولا۔ دسویں تاریخ تک (حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر

حضرت زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے کے واسطے میلے کپڑے اتار رہے ہیں اور دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض علما احرام کے وقت غسل کرنے کو مستحب بتلاتے ہیں۔ امام شافعی رح کا یہی قول ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول، صفحہ ۱۶۴ شمار ۸۱۴)

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم لوگ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں پھر رات بھر ذوالحلیفہ میں رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے یہاں تک کہ جب سواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیداء میں پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد کی اور تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی اس کے بعد آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کے ساتھ لبیک کہا اور لوگوں نے بھی حج و عمرہ دونوں کا لبیک کہا پھر جب ہم لوگ (مکہ میں) پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ احرام سے باہر ہو جائیں۔ چنانچہ وہ احرام سے باہر ہو گئے یہاں تک کہ ترویہ (ذی الحجہ کی ۸ویں تاریخ) کا دن آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے اونٹ کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے قربان کئے اور مدینہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے سینگ والے قربان کئے تھے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۵۱ شمار ۸۲۸)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ یَاقَیُّوۡمُ

ایام حج میں مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اس کو تمتع کہتے ہیں کیونکہ اس میں آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھول کر اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہیں۔ اس میں آدمی عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکہ میں بیٹھا رہتا ہے۔ حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اس کو افراد کہتے ہیں۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۳۸ شمار ۱۵۶۴)

اگر حج مفرد (یعنی صرف حج) کی نیت سے احرام باندھو تو کہو۔

لَبَّیۡكَ بِحَجَّةٍ

میں حاضر ہوں حج کی نیت سے

اگر حج قران (یعنی حج اور عمرہ) کی نیت سے احرام باندھو تو کہو۔

لَبَّیۡكَ بِحَجَّةٍ وَعُمۡرَةٍ مَعًا

میں حاضر ہوں حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے

ے حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری حج کی نیت سے۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۰)

ے حضرت مروان رض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رض (بن عفان) نے متعہ سے اور قران سے منع کیا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسی وقت پکارا لَبَّیۡكَ بِحَجَّةٍ وَعُمۡرَةٍ مَعًا حضرت عثمان نے کہا تم اس کو کرتے ہو میں منع کرتا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی آدمی کے کہنے سے چھوڑنے والا نہیں۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اگر حج تمتع (پہلے عمرہ پھر حج) کی نیت سے احرام باندھو، تو کہو۔

لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ

میں حاضر ہوں عمرہ کی نیت سے

صَلٰوةُ الْاِحْرَام

نفل ۲ رکعتیں

اَللهُ اَكْبَرُ — ۱ بار

اللہ سب سے بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللهَ — ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے۔

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ — ۱ بار

بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے!

بلند آواز سے تلبیہ کہو۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ
کوئی شریک نہیں سب خوبیاں اور
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا
نعمتیں تیری ہی ہیں اور سلطنت تیری ہی ہے
شَرِيْكَ لَكَ بار بار
تیرا کوئی شریک نہیں

لَبَّيْكَ[1] لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
سب خوبیاں اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
سلطنت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں
وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ
اور فرماں برداری کے لئے تیار ہوں اور ہر بھلائی تیرے ہی ہاتھ
وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ
میں ہے اور تیرے ہی سامنے ہم گڑگڑاتے ہیں اور تیرے ہی پاس اعمال جاتے ہیں۔
بار بار

لَبَّيْكَ[2] اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ
میں حاضر ہوں اے معبود برحق میں حاضر ہوں۔
بار بار

[1] حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ الخ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ کیا کرتے تھے: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ الخ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۸)

[2] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ / نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (حصن حصین صفحہ ۲۸۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ حکم کروں میں اپنے اصحاب رضہ کو بلند آواز سے لبیک پکارنے کا۔

سائب بن خلاد انصاری رضہ / مالکؒ

(موطا شریف صفحہ ۳۱۰/ ۳۰۹)

کہا امام مالکؒ نے، میں نے سنا اہل علم سے وہ کہتے تھے۔ یہ حکم عورتوں کو نہیں ہے، بلکہ عورتیں آہستہ سے لبیک کہیں اس طرح کہ آپ ہی سنیں۔ کہا امام مالکؒ نے محرم اپنی آواز کو بلند کرے جامع مسجدوں میں بلکہ اس طرح کہے کہ آپ خود سنے اور پاس والا نہ سنے۔ مگر مسجد منیٰ اور مسجد حرام میں یہاں بلند آواز سے لبیک کہے۔ کہا امام مالکؒ نے میں نے سنا بعض اہل علم سے وہ مستحب جانتے لبیک کہنا ہر نماز کے بعد اور ہر چڑھاؤ پر چڑھنے کے وقت۔

(موطا شریف صفحہ ۳۱۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضہ کا بیان ہے جو شخص صبح سے ہی تلبیہ آفتاب غروب ہونے تک کہتا رہتا ہے۔ تو آفتاب اس کے تمام گناہ لے کر ڈوب جاتا ہے اور یہ شخص ایسا صاف اور پاک ہو جاتا ہے، جیسے اس روز ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب کوئی مسلمان تلبیہ کے الفاظ کہتا ہے تو ہر دفعہ تلبیہ کہنے والے کے دائیں اور بائیں طرف جتنے درخت، پتھر اور ڈھیلے ہوتے ہیں سب تلبیہ کے الفاظ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر سے اور ادھر سے پوری ہو جاتی ہے، اس باب میں حضرت ابن عمر رضہ اور حضرت جابر رضہ سے بھی روایت ہے۔

(سہل بن سعد رضہ / ترمذی رحہ

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۶۴/ ۱۶۳
شمار ۷۴۵)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

جب تلبیہ سے فارغ ہو جاؤ۔ تو کہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَ
اے اللہ میں تجھ سے تیری خوشنودی اور
الۡجَنَّۃَ وَ اَعُوۡذُ بِرَحۡمَتِکَ مِنَ
جنت مانگتا ہوں اور تیری رحمت کی پناہ میں آتا ہوں
النَّارِ　　۱ بار
دوزخ سے۔
(یہ دعا بالمعنی ہے)

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضؓ اپنے والد رضؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہنے سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی خوشنودی اور جنت مانگتے اور اس کی رحمت کے ذریعے اس سے دوزخ کی آگ سے معافی طلب کرتے۔ (عمارہ بن خزیمہ ابن ثابت رضؓ / شافعی) مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۲۶ شمار ۲۴۲۲

حضرت نافع رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ موقوف کرتے تھے لبیک کہنے کو حج میں جب پہنچتے حرم میں طواف اور سعی کے بعد یہاں تک کہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے پھر لبیک کہتے یہاں تک کہ صبح کو منیٰ سے چلتے عرفات کو جب عرفات کو چلتے موقوف کرتے اور عمرہ میں لبیک کو جب داخل ہوتے حرم شریف میں۔ (موطا شریف صفحہ ۳۰۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرم کس قسم کے کپڑے پہنے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کرتہ پہنے اور نہ عمامہ اور نہ پاجامہ اور نہ باران کوٹ اور نہ موزہ مگر جو کوئی نعلین (جوتا) نہ پا کر موزوں کو پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ ڈالے اور تم (بحالتِ احرام) اس کپڑے کو نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس (ایک قسم کی خوشبودار گھاس کا نام ہے) لگا ہو۔ حضرت ابو عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں (یہ بات جائز ہے کہ) محرم اپنا سر دھو لے مگر کنگھی نہ کرے اور نہ اپنا بدن کھجائے اور نہ اپنے بدن اور اپنے سر سے زمین میں جوئیں گرائے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۴۹/۵۰)

(شمار ۱۴۳۰)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگوں کے جن میں خوشبو نہیں اجازت ہے جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتہ ان کو پہنے (یعنی عورت احرام میں قمیص پہنے اور شلوار منہ کھلا رکھے پھر کھلا رکھنے کی شکل یہ ہے کہ یا تو بالکل کھلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اس طرح لٹکاوے کہ منہ سے الگ رہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۱۶۰۴)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے سوار ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے اور ہم حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ احرام باندھے ہوئے تو جب ہمارے سامنے آجاتے ہم اپنی نقاب منہ پر ڈال لیتے۔ جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے (نقاب منہ پر ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا منہ سے جدا رہنا یا ایک لمحہ یا دو لمحے کے واسطے منہ ڈھانپنا منع نہیں ہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمار ۱۶۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کو سردی لگی۔ انہوں نے حضرت نافع رضؓ سے کہا کوئی کپڑا مجھے دو حضرت نافع رضؓ نے برنس (ٹوپی یا کوٹ اور کپڑا جس سے سر ڈھکا رہے) دے دیا۔ انہوں نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع کیا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۱۶۰۵)

حضرت ام حصین رضؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حج کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع، تو دیکھا میں نے حضرت اسامہ رضؓ اور حضرت بلال رضؓ کو ان میں سے کوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا، اور دوسرا اپنا کپڑا اٹھائے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

علیہ وسلم نے جمرہ عقبیٰ کے رمی کی (محرم کو سایہ لینا درست ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۴/۳۹۳ شمار ۱۶۱۱)

حضرت صفوان بن یعلیٰ رض کہتے ہیں کہ حضرت یعلیٰ رض نے حضرت عمر فاروق رض سے کہا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دکھا دیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہو (حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا اچھا) حضرت صفوان بن یعلیٰ رض کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو۔ حالانکہ وہ خوشبو سے تر ہو۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر سکوت فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رض نے حضرت یعلیٰ رض کی طرف اشارہ کیا۔ (حضرت یعلیٰ رض آئے) اور (اس وقت) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تنا ہوا تھا اس سے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر سایہ کیا گیا تھا تو حضرت یعلیٰ رض نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈالا تو (کیا دیکھا) کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک) سرخ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر وہ حالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زائل ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کی بابت سوال کیا تھا پس وہ شخص لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہوئی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور اپنا جبہ اپنے جسم سے اتار ڈال اور اپنے عمرہ میں بھی اسی طرح (اعمال) کر جسطرح اپنے حج میں تو کرتا ہے (حضرت ابن جریج رض کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء رح سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کرنا چاہا جب ہی تو اسے تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا۔ حضرت عطاء رح نے کہا۔ ہاں)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۴۸/۲۴۹
شمار ۱۴۲۵)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں ایسا تیل لگاتے تھے جو مقتت (خوشبو دار) نہ ہو، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ مقتت کے معنی خوشبو دار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف حضرت فرقد سبخی کے ذریعہ جانتے ہیں، جن کے بارے میں حضرت یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے لیکن باقی دیگر لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۷ شمار ۸۷۱)

حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے۔ احرام میں ایک درد کی وجہ سے۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۹۰/۱۸۹)

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انس رض حضرت عبداللہ بن بحینہ رض حضرت جابر رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رض کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے محرم کو سینگی لگوانے کی اجازت دی ہے وہ کہتے ہیں لیکن بال نہ منڈوائے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ سینگی نہ لگوائے مگر ضرورت ہو تو ایسا کر سکتا ہے۔ امام سفیان ثوری اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ محرم کو سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں مگر بال نہ اکھڑیں۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۵ شمار ۸۵۵)

حضرت بنیہ بن وہب رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنی آئیں وہ احرام کی حالت میں تھے تو انہوں نے حضرت ابان بن عثمان رض سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کر لو۔ کیونکہ حضرت عثمان غنی رض کو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ان (دکھتی آنکھوں) پر ایلوے کا لیپ کر لیا کرو۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے اور علما کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے لئے ایسی دوا کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں خوشبو نہ ہو۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۵ شمار ۸۶۱)

حضرت کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ وہ مقام حدیبیہ میں تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

گزرے وہ محرم تھے اور ابھی مکہ میں داخل نہ ہوئے تھے۔ وہ ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے، جوئیں جھڑ کر اُن کے مُنہ پر گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بال منڈوا ڈالو اور فرق برابر کھانا چھ مسکینوں میں تقسیم کر کے کھلا دو (اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے) یا تین روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔ حضرت ابن ابی نجیح رضؓ کہتے ہیں کہ یا ایک بکری ذبح کر دو۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور اہل علم صحابہ رضؓ وتابعین رحؒ کا اسی پر عمل ہے کہ محرم جب سر منڈائے یا کپڑا پہنے جو پہننا نہیں چاہیئے تھا یا خوشبو لگائے تو اس پر اسی طرح کا کفارہ ہے جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول ٨٦/١٨٥ شمار ٨٦٢)

حضرت نبیہ بن وہب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبید اللہ رضؓ نے بھیجا۔ حضرت ابان بن عثمان رضؓ کے پاس ایک آدمی اور ان دنوں میں حضرت ابان رضؓ امیر تھے حاجیوں کے۔ یہ پوچھنے کو کہ میرا ارادہ ہے نکاح کرنے کا حضرت طلحہ بن عمر رضؓ کا حضرت شیبہ بن جبیر رضؓ کی بیٹی سے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس نکاح میں شریک ہو۔ حضرت ابان رضؓ نے اس پر انکار کیا اور کہا کہ سنا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضؓ میرے باپ رضؓ سے کہتے تھے سنا میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے، فرماتے تھے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ غیر کا، دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے نہ پیام بھیجے نکاح کا (امام مالک رحؒ اور امام اوزاعی رحؒ اور امام شافعی رحؒ اور امام احمد رحؒ اور امام اسحٰق رضؓ کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ ان کے نزدیک مُحرِم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح پڑھائے اور امام ابراہیم رضؓ اور امام ثوری رحؒ اور امام ابوحنیفہ رحؒ اور امام محمد رحؒ اور امام ابو یوسف رحؒ کے نزدیک مُحرِم نکاح کر سکتا ہے مگر جماع نہ کرے جب تک احرام نہ کھولے۔)

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ٣٩٥ شمار ١٦١٧)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے، کہ حضور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضہ سے نکاح کیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے (یعنی حالتِ احرام میں تھے) اس باب میں حضرت عائشہ رضہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضہ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور بعض علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام سفیان ثوری رح اور کوفہ والے اسی کے قائل ہیں۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۶ — شمار ۷۵۸)

فرمایا جناب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہوگیا۔ تو گویا اس نے احرام کھول دیا۔ اب اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضہ اور حضرت ابن عباس رضہ سے کیا۔ دونوں نے فرمایا کہ حضرت حجاج بن عمرو رضہ نے سچ کہا۔ دوسری روایت سے بھی حضرت حجاج بن عمرو رضہ سے اسی طرح روایت ہے اور اس میں یوں ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ایک دوسری روایت سے بھی حضرت حجاج بن عمرو رضہ سے اسی کے مانند روایت ہے۔ محدثین کے نزدیک حضرت حجاج بن عمرو رضہ ثقہ اور معتبر و حافظ ہیں۔
حجاج بن عمرو رضہ / ترمذی رح (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۳ شمار ۸۴۸)

حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا، اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا۔ وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری سے نہلاؤ اور اس کے دونوں کپڑوں میں دفنا دو مگر سر مت ڈھانکنا، اس لئے کہ یہ قیامت میں اسی حال میں اٹھایا جائے گا۔ کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ امام سفیان ثوری رح۔ امام احمد رح، امام شافعی رح اور امام اسحٰق رح اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب محرم انتقال کرتا ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

تو اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے۔ اسلئے اس کے ساتھ وہی سلوک اختیار کرنا چاہیے جو غیر محرم کے ساتھ کیا جاتا ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۵ شمار ۸۶۰)

حضرت جابرؓ کا بیان ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے حضرت محمد بن ابی بکرؓ کے تولد سے راستہ میں نفاس جاری ہوگیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انؓ سے کہلا بھیجا۔ کہ غسل کر کے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لیں اور احرام باندھ لیں۔ (سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۳)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے۔ پھر جب (مقام) سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا۔ یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں نے اس سال حج (کا ارادہ) نہ کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تمہیں نفاس آگیا؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو ایک چیز ہے جو اللہ نے آدمؑ کی تمام بیٹیوں پر لکھدی ہے۔ (اس میں رونا کیا؟) جو افعال حج کرنیوالا کرتا ہے۔ تم (بھی) کرو۔ سوا اس کے کہ تم کعبہ کا طواف نہ کرو۔ جب تک پاک نہ ہو جاؤ (بخاری شریف جلد اول شمار ۲۹۲-۹۳ صفحہ ۸۲-۸۱)

حضرت عبداللہ بن حنینؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت مسور بن مخرمہؓ نے اختلاف کیا ابواء (ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) میں۔ ابن عباسؓ نے کہا محرم (جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دھوئے اور مسور نے کہا نہ دھوئے۔ ابن عباسؓ نے مجھکو ابو ایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو۔ میں آیا تو وہؓ غسل کر رہے تھے کنوئے کی دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑا آڑ کئے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا اور کہا۔ مجھے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دھوتے تھے۔ انہوںؓ نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر سر سے ہٹایا۔ یہانتک کہ سر کھل گیا۔ پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تھا (پانی ڈال) پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا۔ آگے لائے ہاتھوں کو اور پیچھے لیگئے اور کہا۔ میں نے اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے ہوئے

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

خُطْبَۂ حَجَّۃُ الْوَدَاع

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنِّیْ لَآ اَرَاكُمْ وَ
لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی
اِیَّاكُمْ نَجْتَمِعُ فِیْ هٰذَا الْمَجْلِسِ
اس مجلس میں اکٹھے نہیں
اَبَدًا
ہوں گے
اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ
لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں
حَرَامٌ عَلَیْكُمْ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا
ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی
فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا
اس شہر کی اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو لوگو! تمہیں
وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَیَسْئَلُكُمْ عَنْ
عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے
اَعْمَالِكُمْ۔ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ
اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ
ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ
ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

رَبَّنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

بَعْضٍ

لگو

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات کیں اپنے قدموں

تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ

کے نیچے پامال کرتا ہوں اور جاہلیت کے قتلوں کے

مَوْضُوْعَةٌ

تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں

وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا

اور بے شک پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے یعنی

دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ كَانَ

ابن ربیعہ بن الحارث کا خون جو بنی سعد

مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ

میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا۔

هُذَيْلٌ وَّرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ

میں (اسے) چھوڑتا ہوں اور جاہلیت کے زمانے کا سود ملیامیٹ کردیا

وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ

گیا ہے اور اپنے خاندان کا پہلا سود جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس

ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ

ابن عبد المطلب کا سود ہے وہ سارے کا سارا چھوڑ

كُلُّهٗ

دیا گیا ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ

مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸ عن جعفر بن محمد

مشکوۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۱۲ تا ۶۱۸ عن جابر بن عبداللہ رض

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

اَخَذۡتُمُوۡھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسۡتَحۡلَلۡتُمۡ

اللہ کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا ہے اور اللہ کے کلام

فُرُوۡجَھُنَّ بِكَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَكُمۡ

سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے تمہارا حق عورتوں پر اتنا

عَلَیۡھِنَّ اَنۡ لَّا یُوۡطِئۡنَ فُرُشَكُمۡ

ہے۔ کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو کہ اس کا آنا تم

اَحَدًا تَكۡرَھُوۡنَہٗ فَاِنۡ فَعَلۡنَ

کو ناگوار ہو نہ آنے دیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں

ذٰلِكَ فَاضۡرِبُوۡھُنَّ ضَرۡبًا غَیۡرَ

تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار

مُبَرِّحٍ وَّلَھُنَّ عَلَیۡكُمۡ رِزۡقُھُنَّ وَ

نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو

كِسۡوَتُھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ

اچھی طرح کھلاؤ اور اچھی طرح پہناؤ

وَقَدۡ تَرَكۡتُ فِیۡكُمۡ مَّا لَنۡ

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر

تَضِلُّوۡا بَعۡدَہٗ اِنِ اعۡتَصَمۡتُمۡ بِہٖ

اسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (وہ چیز)

كِتَابُ اللّٰہِ

اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور

وَلَا اُمَّۃَ بَعۡدَكُمۡ اَلَا فَاعۡبُدُوۡا

نہ کوئی تمہارے بعد امت (جدید پیدا ہونے والی) ہے۔ خوب سن لو! کہ اپنے

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّكُمْ وَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا

پروردگار کی عبادت کرو۔ اور پنجگانہ نماز ادا کرو اور (سال میں) ایک

شَهْرَكُمْ وَ اَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ

مہینہ رمضان کے روزے رکھو اور مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوشدلی

طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ وَ تَحُجُّوْنَ

کے ساتھ دیا کرو اور بیت اللہ کا

بَيْتَ رَبِّكُمْ وَ اَطِيْعُوْا وُلَاةَ اَمْرِكُمْ

حج بجا لاؤ اور اپنے اولیا کے امور و حکام کی اطاعت کرو

تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

(جس کی جزا یہ ہے کہ) تم پروردگار کے جنت میں داخل ہو جاؤ گے

وَ اَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّىْ فَمَا اَنْتُمْ

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔

قَائِلُوْنَ

مجھے ذرا بتاؤ۔ کہ تم کیا جواب دو گے

قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ

سب نے کہا۔ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے رسالت و

اَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ

نبوت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے ہم کو کھرے کھوٹے کی بابت اچھی طرح بتا دیا۔

فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا

(اس وقت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا آسمان کی

اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ

طرف انگلی کو اٹھاتے تھے پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے۔ (کہ) اے

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ - اَللّٰهُمَّ

اللہ! سن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں) اے اللہ گواہ رہنا۔ (کہ یہ

ع
مسلم شریف جلد دوم
صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸
عن جعفر بن محمد

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اشْهَدْ - اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) اے اللہ! شاہد رہ (کہ یہ سب کیا صاف اقرار کر رہے ہیں)

اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

دیکھو! جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں پہنچاتے

فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهٗ اَنْ

رہو (تبلیغ کرتے رہو) ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ تر

يَكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ

اس کلام کو یاد رکھنے اور حفاظت کرنے والے ہوں - جن

مَنْ سَمِعَهٗ

پر تبلیغ کی جائے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اَلطَّوَافُ

جب خانہ کعبہ کو دیکھو، تو کہو۔

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَ
(میں) پناہ مانگتا ہوں خانہ کعبہ کے رب کی کفر سے اور

الْفَقْرِ وَ مِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ
افلاس سے اور سینہ کی تنگی سے اور قبر کے

الْقَبْرِ ابار
عذاب سے

پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
اے اللہ مجھے جنت میں داخل کر بغیر

حِسَابٍ ابار
حساب کے

(یہ دُعا بالمعنی ہے)

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے تھے خانہ کعبہ کے پاس تو کہتے تھے اعوذ برب البیت من الکفر... الخ اور اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ۔ اور اس مقام پر اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخل ہونا بغیر حساب و کتاب کے مانگے۔ بیہقی دعا قبول ہوتی ہے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

شرح وقایہ نور الہدایہ (اردو) صفحہ ۲۱۶ (جلد اول)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِىۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ

جب مکہ معظمہ میں داخل ہو تو

۱۔ سب سے اونچے حصے سے اندر داخل ہو۔

۲۔ دن کے وقت داخل ہو۔

۳۔ وضو کرو۔

۴۔ کعبہ شریف میں ننگے پاؤں داخل ہو۔

۵۔ اضطباع کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو مکہ کے سب سے اونچے حصے سے اندر داخل ہوئے اور سب سے نیچی زمین کی طرف سے باہر آئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۸ شمارہ ۸۶۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۸ شمارہ ۸۶۹)

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو مکہ میں داخل ہو کر سب سے پہلے یہ کام کیا کہ وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو عمرہ نہیں بنایا)۔ اور یہ عمرہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے حج کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔ اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔ (عروہ بن زبیرؓ / بخاری، مسلم — مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۳۴ شمارہ ۲۴۳۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کعبہ شریف میں ننگے پیر داخل ہوا کرتے تھے۔ بیت اللہ کا طواف اور حج کے تمام ارکان برہنہ پا پورے فرماتے۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۶)

حضرت یعلیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف بحالت اضطباع کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ (اضطباع کی صورت یہ ہے کہ چادر یا تہبند کے بیچ کے حصے کو داہنی بغل میں دبا لیں۔ اور پھر اس کے دونوں کناروں کو سینہ اور پیٹھ کی طرف سے لا کر بائیں کندھے پر رکھیں۔ اس صورت میں آدمی بہت چاک و چوبند اور بہادر معلوم ہوتا ہے۔) (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۹ شمارہ ۷۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَارَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کعبہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مثل ہے۔ لیکن دیکھو تم لوگ اس میں بات چیت کرتے ہو۔ (یعنی جب طواف کرنا نماز کی مثل ہے۔ تو تمہیں بات چیت نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن تم بولتے ہو) لہٰذا جس کو اس میں بولنا ہو وہ نیکی ہی کی بات بولے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث بعض راویوںؒ سے موقوفاً روایت ہے۔ ہم اسے مرفوعاً صرف حضرت عطا بن السائبؒ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ مستحب یہ ہے۔ کہ طواف میں ضرورت، یا اللہ کے ذکر یا علم کی باتوں کے سوا کوئی بات نہ کرے

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۷ شمار ۸۶۹)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے سنگ اسود کے متعلق فرمایا کہ اللہ کی قسم اللہ سبحانہٗ قیامت کے دن ضرور بالضرور اٹھائے گا (یعنی زندہ کریگا) اس طرح کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا۔ اور زبان ہوگی جس سے یہ بولے گا اور یہ اُس پر سچی گواہی دے گا۔ جس نے اسے چوما ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۷ شمار ۸۷۰)

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے حجر اسود کی طرف منہ کر کے اپنے لب مبارک اس پر رکھ دیئے اور بہت عرصہ تک روتے رہے۔ اس کے بعد جب آپؐ نے منہ اٹھا کر دیکھا تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے رو رہے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ عمرؓ اس مقام پر آنسو بہانا چاہیئے۔

(سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۶)

حضرت عابس بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے دیکھا ہے آپؓ فرماتے تھے کہ میں تجھے چاہتا ہوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ بیشک تو محض ایک پتھر ہے اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عُمر فاروقؓ کی حدیث کی اسناد حسن وصحیح ہیں۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ وہ سنگِ اسود کے بوسہ لینے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر سنگِ اسود کے پاس پہنچ کر منہ سے بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے چُوم لے (یعنی اسے ہاتھ سے چھُو کر اس ہاتھ کو چوم لے) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جب سنگ اسود کے سامنے پہنچے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

تو اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ اور یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۹ شمار ۷۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حجر اسود جنّت سے اترا ہے۔ اور وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ لیکن بنی آدمؑ کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔ اِس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ ابن عباسؓ ترمذیؒ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۲ شمار ۷۸۹)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ رُکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیمؑ جنّت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ سبحانہٗ نے ان دونوں کی روشنی بجھا دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کی روشنی نہ بجھاتا تو مشرق سے لیکر مغرب تک کی تمام چیزوں کو روشن و منوّر کر دیتے یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ (یعنی اس کو انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں بتلایا) اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۲ شمار ۷۹۰)

حضرت عمیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ آگے بڑھ کر دونوں رُکنوں (سنگ اسود اور رکن یمانی) پر گرتے تھے۔ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمنؓ آپ دونوں رکنوں تک ایک بھیڑ اور ہجوم کرتے ہوئے جاتے ہیں حالانکہ ان پر ایسی بھیڑ کرتے ہوئے میں نے کسی اصحابی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اس لئے کرتا ہوں کہ) میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ان دونوں کا چھُونا گناہوں کا کفارہ ہے۔ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سُنا ہے کہ جس نے سات بار اس گھر کا طواف کیا اور اس کی محافظت کی (یعنی اس کے واجبات، سنن اور آداب بجا لایا) تو اس کا ایسا کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ نیز میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سُنا ہے کہ وُہ جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اُٹھاتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ اس کا ایک گناہ صغیرہ معاف کر دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔ یہ حدیث

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حسن ہے۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۶/۸۷، شمار ۸۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پچیس ۲۵ بار اللہ کے گھر کا طواف کیا۔ وہ گناہوں سے اُس دن کی طرح پاک ہوگیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ اس باب میں حضرت انس رضؓ اور حضرت ابن عمر رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث غریب ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام محمد بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو حضرت ابن عباس رضؓ سے انہی کا قول مروی ہے۔ (یعنی یہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں) ابن عباس رضؓ ترمذیؒ۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۰ شمار ۷۸۰)

حضرت ام المومنین امِ سلمہ رضؓ سے روایت ہے۔ میں نے شکایت کی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے۔ تو میں نے طواف کیا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ خانہ کعبہ کے پہلو میں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ وَالطُّوۡرِ وَکِتَابٍ مَّسۡطُوۡرٍ (یعنی سورۂ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسے عادت شریف تھی۔ یا دو رکعتوں میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا حالت بیماری میں درست ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۰ شمار ۱۶۵۳)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

جب حجرِ اسود کے سامنے آؤ تو کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر کعبہ کا طواف کیا (اس طرح) کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف کسی چیز سے (لاٹھی) جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوتی تھی اشارہ کر دیتے تھے اور تکبیر کہتے تھے

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۷ شمار ۱۵۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجرِ اسود اور رکن یمانی کو

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۹۹ ۔شمارہ ۱۶۴۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ میں داخل ہے ۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسی واسطے میں سمجھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہیں ہیں اسی واسطے لوگوں نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے (کیونکہ حطیم بیت اللہ میں داخل ہے تو اس کو بھی طواف میں شریک کر لینا چاہیئے اگر کوئی شریک نہ کرے گا اور حطیم کے ادھر سے نکل جاویگا تو طواف درست نہ ہوگا ۔)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۹۹ شمار ۱۶۴۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(باقی اگلے صفحہ کے حاشیہ پر)

ترتیب شریف
الطواف
۹۸۲
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ
طواف اس طرح کرو
۱- سنگِ اسود کو بوسہ دو۔ ورنہ دُور ہی سے استلام کرو۔
۲- داہنی طرف چلو
۳- پہلے تین چکروں (شوط) میں رمل کرو، یعنی بازو ہلا ہلا کر تیز قدم چلو
۴- پھر چار چکروں میں اپنی چال کے مطابق چلو۔
حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور سنگ اسود کو بوسہ دیا پھر داہنی طرف چلے۔ اور تین بار رمل کیا یعنی تیز قدم چلے بازو ہلا کر اور چار بار اپنی چال کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی (اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ میں سے بعض جگہ کو اپنی نماز کی جگہ بناؤ) پھر دو رکعتیں نماز پڑھیں اور مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبے کے درمیان اس طرح کیا۔ پھر نماز کے بعد سنگ اسود کے پاس تشریف لائے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ (صفا اور مروہ بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں) اس باب میں حضرت ابن عمر سے بھی روایت ہے حضرت جابر کی حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے
ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۸
حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر فاروق نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور چمٹ گئے اور فرمایا میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا
نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۹
رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ ثَوَابَ
یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ثواب

الشَّاكِرِيْنَ وَ نُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ
شکر کرنے والوں کا سا اور مہمانی مقربین کی سی

وَ مُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ وَ يَقِيْنَ
اور ہمراہی انبیاء علیہم السلام کی سی اور یقین

الصِّدِّيْقِيْنَ وَ ذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ
صدیقوں کا سا اور تواضع متقین کی سی

وَ اِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ حَتّٰى
اور خشوع یقین والوں کا سا یہاں تک کہ

تَوَفَّانِىْ عَلٰى ذٰلِكَ يَا
وفات دے تو مجھے اس حال پر اے

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۱ بار
ارحم الراحمین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ الخ

کنز العمال جلد اول صفحہ ۲۹۳ شمارہ ۴۹۵۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَ زِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

جب حجرِ اسود اور رکن یمانی کے

درمیان پہنچو، تو کہو

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً

اے ہمارے پروردگار دنیا میں بھی خیر و برکت دے

وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا

اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور دوزخ

عَذَابَ النَّارِ بار

کے عذاب سے بچا

حضرت عبد اللہ بن السائب رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان میں آتے تو میں نے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے :۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حَسَنَۃ .... الخ

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۴۰۲ شمارہ ۱۶۶۳)

بقیہ (صفحہ گذشتہ سے آگے) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر چکر میں مس کرتے تھے۔ اور کہا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھی ایسا کرتے تھے۔ (کعبہ کے چار رکن ہیں۔ ایک حجرِ اسود دوسرے رکن عراقی تیسرے رکن شامی۔ اور چوتھے رکن یمانی)

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۹۹ شمارہ ۱۶۴۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

جب رکنِ یمانی پر پہنچو، تو اس کو مس کرو اور یہ پڑھو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ گناہوں کی معافی اور

الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

دنیا اور آخرت میں عافیت کا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ

اے پروردگار ہمارے۔ ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور

فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا

آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور دوزخ کے عذاب

عَذَابَ النَّارِ ۱ بار

سے ہم کو بچا

طواف کے دوران یہ کلمات پڑھو

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور برائی سے

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۱ بار

بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے

ان کلمات کے ساتھ جو دعا چاہو پڑھو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت ابن ہشام رح نے حضرت عطاء ابن ابی رباح رح سے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے رکن یمانی کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: کہ مجھ سے حضرت ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے متعین ہیں۔ جو شخص اس مقام پر یہ پڑھتا ہے۔ اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ... الخ تو وہ فرشتے آمین کہتے جاتے ہیں۔ جب حضرت عطاء رح حجر اسود کے قریب پہنچے۔ تو حضرت ابن ہشام رح نے کہا کہ اے ابو محمد! حجر اسود کے بارے میں بھی آپ کو کوئی حدیث پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مجھ سے حضرت ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس شخص نے حجر اسود کو چھوا۔ اس نے گویا اللہ سبحانہ کے ہاتھ کو چھوا (یعنی اس کے چھونے میں بڑی فضیلت ہے) ابن ہشام رح نے کہا کہ حضرت ابو محمد! طواف کے متعلق آپ کو کچھ علم ہوا ہے۔ حضرت عطاء نے کہا۔ کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ابوہریرہ رض نے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے طواف کیا خانہ کعبہ کا سات بار۔ اور (طواف کرتے وقت) سوائے ان الفاظ کے سبحان اللہ والحمد للہ ... الخ کوئی بات نہ کرے۔ اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس درجے اس کے بلند کیے جائیں گے۔ اور جس شخص نے طواف کی حالت میں کلام کیا (یعنی اور کلمات اسی قسم کے) تو وہ رحمت میں اپنا پاؤں ڈالنے والا ہوگا جس طرح کوئی شخص پانی میں اپنا پاؤں ڈالے (ابن ماجہ صفحہ ۲۵۸)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

صلوٰۃ الطواف

(جب طواف ختم کر چکو، تو مقامِ ابراہیمؑ کے پاس آکر اس طرح نماز پڑھو، کہ مقامِ ابراہیمؑ تمہارے اور خانہ کعبہ کے درمیان ہو)

نفل[1]	۲ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ[2]	۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ[3]	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی	
تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	۱ بار
بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے	

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دو

پھر[4] باب الصفا سے باہر نکلو

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

[1] حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں اخلاص کی دونوں سورتیں قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھیں۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۱-۱۴۰ شمار ۸۲

[2] ابن عباسؓ بخاری و مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۸۸

[3] ثوبانؓ مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمار ۸۹۰

[4] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکے آئے۔ تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صفا کی طرف نکلے اس دروازے (باب الصفا) سے نکل کر جہاں دوڑتے ہیں۔ اور مروہ کے درمیان صفا اور ابن عمرؓ نے کہا یہ سنت ہے۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۱۶

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاریؒ نے طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کے ساتھ بعد نماز فجر کے، تو جب حضرت عمر رضؓ طواف ادا کر چکے، تو آفتاب نہ پایا۔ پس سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ بٹھایا اونٹ ذی طوٰی ہیں، وہاں دوگانہ طواف ادا کیا۔

(موطا شریف صفحہ ٣٣٩)

ابوالزبیر مکیؓ سے روایت ہے۔ کہ ہیں نے دیکھا خانہ کعبہ کو خالی ہو جاتا طواف کرنے والوں سے بعد نماز صبح اور نماز عصر کے کوئی طواف نہ کرتا۔

(اس خیال سے، کہ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا ہوگا۔ اور بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک سجدہ کرنا منع ہے)۔

(موطا شریف صفحہ ٣٣٩)

کہا امام مالکؒ نے، جس شخص نے طواف شروع کیا۔ پھر تکبیر ہوئی نماز صبح یا نماز عصر کی تو وہ نماز پڑھے امام کے ساتھ بعد نماز کے طواف پورا کرے۔ لیکن دوگانہ ادا نہ کرے۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے۔ یا ڈوب جائے، اور اگر بعد نماز مغرب کے پڑھے۔ تو کچھ قباحت نہیں۔

(موطا شریف صفحہ ٣٤٠)

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے دادا رضؓ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کے ہمراہ طواف کیا۔ جب ہم سات چکروں سے فارغ ہو گئے۔ تو کعبہ کی پشت کی طرف ہم نے طواف کا دوگانہ ادا کیا (یعنی دو رکعتیں پڑھیں) ہیں نے حضرت عبداللہؓ سے کہا۔ کہ تم دوزخ سے پناہ نہیں مانگتے۔ انہوں نے یہ سن کر کہا۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ اس کے بعد حضرت عبداللہ رضؓ نے وہاں سے آ کر حجر اسود کا بوسہ لیا۔ اور باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان ہیں کھڑے ہو کر اس سے اپنا سینہ اور رخسار لگائے۔ اور کہنے لگے۔ ہیں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (ملتزم: اس مقام کو کہتے ہیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِيۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَعِتۡرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَ رِضٰى نَفۡسِكَ وَزِنَةَ عَرۡشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الَّذِيۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَيُّ الۡقَيُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ يَا قَيُّوۡمُ

جو بابِ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان میں ہے۔ لوگ اس سے چمٹ کر دعا مانگا کرتے ہیں جس طرح حدیث میں مروی ہے۔)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۹/ ۳۵۸)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں چاہتی تھی۔ کہ اللہ کے گھر (کعبہ) میں داخل ہوتی۔ اور اس میں نماز پڑھتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور حجر (حطیم) میں داخل کیا۔ اور فرمایا۔ کہ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو۔ تو یہ بھی بیت اللہ کا ایک ٹکڑا ہے۔ لیکن تمہاری قوم نے جب کعبہ بنایا۔ تو اسے چھوٹا بنایا۔ اور حجر کو کعبہ سے باہر کر دیا۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۱ شمار ۷۸۸)

حضرت اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے۔ کہا داخل ہوا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ کے اندر، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے۔ اور اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثنا کی، اور تکبیر اور تہلیل کی۔ پھر جو سامنے دیوار تھی کعبے کی۔ اس کی طرف جھکے اور اپنا سینہ مبارک اس پر رکھا اور رخسار اور دونوں ہاتھ مبارک، پھر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا۔ اور دعا کی، چاروں کونوں میں ایسا ہی کیا، پھر نکلے اور دروازے پر آکر کعبہ کی طرف منہ کیا۔ اور فرمایا —— "یہ قبلہ ہے۔ یہ قبلہ ہے"۔
(یعنی نماز میں اس طرف منہ کرنا چاہیئے)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۰۵ - ۲۰۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
اٰمِيۡن اٰمِيۡن اٰمِيۡن يَا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

جب صفا (پہاڑی) کی طرف سعی کرنے کے لئے نکلو، تو کہو

نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ[1] ا بار

شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا

پھر کہو :-

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ

بے شک صفا اور مروہ دونوں (پہاڑیاں) اللہ کی نشانیوں ہیں

اللّٰهِ ا بار

سے ہیں

پھر[2] صفا پر چڑھو، یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھائی دینے لگے پھر بیت اللہ کی طرف منہ کرکے کہو :-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ

نہیں اسی کا ملک ہے اور وہی لائق حمد ہے اور

[1] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کی طرف نکلے اور فرمایا: نبدأ بما بدأ اللہ به۔ پھر یہ آیت پڑھی:- ان الصفا والمروة من شعائر اللہ۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۱۷

[2] جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ / مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ - ۲۲۷ شمار ۲۲۲۵

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ
وہ ہر چیز پر قادر ہے　　　اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ
معبود نہیں　وہ یکتا و یگانہ ہے　اس نے اپنا وعدہ

وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
پورا کیا اور اپنے بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور تنہا لشکر (کفار)

وَحْدَهٗ　　　ابار
کو شکست دی

پھر دعا کرو

اِسی طرح تین مرتبہ کہو (اور درمیان میں دعا کرو)

پھر نیچے اترو، اور مروہ کی جانب بڑھو

جب دونوں پہاڑیوں کے درمیانی نشیب وادی میں پہنچو۔ تو دوڑنا شروع کرو۔ جب مروہ کے اوپر چڑھنے لگو، تو آہستہ چلو۔ یہاں تک، کہ مروہ کے اوپر پہنچ جاؤ۔ وہاں وہی کلمات پڑھو، جو صفا پر پڑھے تھے۔

صفا پر یہ دعا مانگو [له]

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِىْ
اے اللہ　تو نے فرمایا کہ　دعا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا
میں قبول کروں گا　اور تو وعدہ خلافی

[له] حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے سنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ صفا پر دعا مانگتے تھے اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم ۔۔۔ الخ
مؤطا شریف صفحہ ۳۲۳

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط وَاِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَلَّا

کہ جیسے تو نے مجھ کو اسلام کی راہ دکھائی سو مرتے

تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ

دم تک اسلام مجھ سے نہ چھڑائیو۔ یہاں تک کہ میں مروں

وَاَنَا مُسْلِمٌ ۱ بار

مسلمان رہ کر

[5] صفا اور مروہ کے درمیان کہو

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ

اے میرے پروردگار! مغفرت اور رحم فرما بے شک تو ہی

الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط ۱ بار

عزت و اکرام والا ہے

[6] صفا اور مروہ کے درمیان سات بار سعی کرو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

المنیٰ[1]

(۱) یوم الترویہ[2] (ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ) کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کو جاؤ۔

(۲) منیٰ میں پانچ نمازیں (ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر) پڑھو

العرفات

(۱) یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کو طلوع آفتاب کے بعد عرفات کو روانہ ہو جاؤ۔

(۲) عرفات میں تلبیہ[3] پڑھتے رہو۔

(۳) عرفات[5] میں ظہر اور عصر ایک ساتھ (مسجد میں) پڑھو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

[1] مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۲۰/۳۲۱ شمار ۲۴۲۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگوں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم منیٰ میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی گھر نہ بنا دیں جو آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر سایہ کرے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں منیٰ اس شخص کے لئے جگہ ہے جو پہلے آئے۔ حدیث حسن ہے۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۴ شمار ۸۹۳

[2] حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ مقام منیٰ میں (پانچوں نمازیں ادا کیں) ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر اس کے بعد صبح ہوتے ہی عرفات کو تشریف لے چلے۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۶۳

[3] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح منیٰ سے عرفات کو (گئے) کوئی ہم میں سے تکبیر کہتا اور کوئی لبیک کہتا۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۵)

(نوٹ ۴، ۵ اگلے صفحہ پر پڑھیے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

عرفات میں عصر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے اللہ سب سے بڑا ہے

وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ

اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ اے اللہ ہدایت سے

بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ

میری رہبری فرما اور مجھے تقوے کے ساتھ پاک کر اور میری مغفرت فرما۔

فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۱ بار

دنیا اور آخرت میں

پھر اپنے ہاتھ نیچے کرو۔ بقدر وقفہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے خاموش بیٹھے رہو۔ پھر دوبارہ ہاتھ اٹھاؤ، اور یہی دعا مانگو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

پڑھا) ایک ہی اقامت سے (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۰۸ نمبر شمار ۱۶۷۶)

حضرت ہرمزہ رضہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک اونٹ پر دونوں رکابوں پر کھڑے ہوکر (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹/۱۰ نمبر شمار ۱۶۸۶)

له اور جب عصر کی نماز پڑھ چکے اور عرفات میں ٹھہرے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ آخر تک پھر اپنے ہاتھ نیچے کرے اور جتنی دیر میں ایک آدمی سورہ فاتحہ پڑھتا ہے خاموش رہے پھر دوبارہ ہاتھ اٹھائے اور اسی طرح کہے۔ (ابن عمر رض ابن ابی شیبہ موقوفاً حصن حصین ۹۶/۹۵)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

عرفہ کے دن یہ دعا پڑھو

۱؎ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

لَہٗ لَہُ الۡمُلۡكُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ

بادشاہت اسی کی ہے اور حمد بھی اسی کی ہے اور وہ

عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ بار بار

ہر چیز پر قادر ہے۔

۲؎ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَہٗ لَہُ الۡمُلۡكُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ

اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر

عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اَللّٰھُمَّ

قدرت رکھتا ہے اے اللہ میرے

اجۡعَلۡ فِیۡ قَلۡبِیۡ نُوۡرًا وَّفِیۡ سَمۡعِیۡ

دل میں نور کر دے اور میرے کان میں نور کر

نُوۡرًا وَّفِیۡ بَصَرِیۡ نُوۡرًا اَللّٰھُمَّ

دے اور میری آنکھ میں نور کر دے اے اللہ

اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ

میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے

وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ وَسَاوِسِ الصَّدۡرِ

اور میں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی

وَشَتَاتِ الۡاَمۡرِ وَفِتۡنَۃِ الۡقَبۡرِ اَللّٰھُمَّ

اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں

۱؎ حضرت عمرو بن شعیبؒ سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے (نویں ذی الحجہ کی) اور بہترین کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے کہا۔ یہ ہے — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ…الخ اس طرح پر حدیث حسن ہے اور (مرسل)۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۴۳ شمارہ ۱۴۳۳

۲؎ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اکثر میری اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی دعا عرفہ میں یہ ہے — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ…الخ" علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ابن ابی شیبہ۔ حصن حصین صفحہ ۳۹۵ — ۹۲

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي
اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی

اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ
سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو دن

مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ — بار بار
میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو ہوائیں چلاتی ہیں

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ
اے اللہ! تیرے لئے حمد و ثنا ہے جیسی تو کہتا ہے اور جیسی

وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ
ہم کہتے ہیں اس سے اچھی اے اللہ! تیری نماز اور میری

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ
قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری

مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
ہی طرف مجھے لوٹنا ہے اور تیرے ہی لئے میرا ترکہ ہے اے اللہ میں تیری

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ
پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور سینہ کے

الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
وسوسہ سے اور معاملہ کے پراگندہ ہونے سے اے اللہ! میں تیری

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْئُ بِهِ
پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو کچھ ہوا

الرِّيْحُ — بار بار
لاتی ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

اَللّٰھُمَّ اِلَیۡکَ اَشۡکُوۡ ضُعۡفَ قُوَّتِیۡ

یا اللہ ! تجھی سے شکایت کرتا ہوں اپنے ضعیف القویٰ

وَقِلَّۃَ حِیۡلَتِیۡ وَھَوَانِیۡ عَلَی النَّاسِ

ہونے کی اور اپنی کم سامانی کی اور لوگوں کی نظروں میں کم وقعتی

یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ اِلٰی مَنۡ تَکِلُنِیۡ

کی اے ارحم الراحمین کس کے سپرد کرتا ہے تو مجھے

اِلٰی عَدُوٍّ یَّتَجَھَّمُنِیۡ اَمۡ اِلٰی قَرِیۡبٍ

آیا کسی دشمن کے۔ کہ سینہ زوری کرے مجھ سے۔ یا کسی عزیز کے۔ کہ

مَلَّکۡتَہٗ اَمۡرِیۡ اِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ سَاخِطًا

قبضے میں دے دے تو اس کے میرے سب کام اگر تو غصہ نہ ہو

عَلَیَّ فَلَآ اُبَالِیۡ غَیۡرَ اَنَّ عَافِیَتَکَ

مجھ پر۔ تو مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ مگر پھر بھی تیرے امن میں مجھ کو

اَوۡسَعُ لِیۡ اَعُوۡذُ بِنُوۡرِ وَجۡھِکَ الۡکَرِیۡمِ

زیادہ گنجائش ہے۔ میں تیری ذات کریم کے اس نور کی پناہ چاہتا ہوں

الَّذِیۡ اَضَآءَتۡ لَہُ السَّمٰوٰتُ وَاَشۡرَقَتۡ

جس کی وجہ سے آسمان جگمگا اٹھے اور اندھیرے اس

لَہُ الظُّلُمٰتُ وَصَلُحَ عَلَیۡہِ اَمۡرُ الدُّنۡیَا

کی وجہ سے روشن ہو گئے اور اس کی بنا پہ دنیا اور آخرت کے کام

وَالۡاٰخِرَۃِ مِنۡ اَنۡ تُحِلَّ عَلَیَّ غَضَبَکَ اَوۡ

درست ہو گئے، اس بات سے کہ آپ اپنا غضب مجھ پہ نازل فرمائیں یا

تُنۡزِلَ عَلَیَّ سَخَطَکَ وَلَکَ الۡعُتۡبٰی حَتّٰی تَرۡضٰی

اپنا غصہ اتاریں اور آپ ہی کی طرف لوٹتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں۔

وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِکَ

اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر تیری توفیق سے

کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۹۲ شمار ۳۲۶۲ عن عبداللہ بن جعفر رضی روایت ہے حضرت عبداللہ بن جعفر سے کہ یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عرفہ کی شام پڑھی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت عباس ابن کنانہ ابن عباس ابن مرداس سلمیؓ اپنے داداؓ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ عرفہ کے روز سہ پہر کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے واسطے دعا فرمائی، اللہ سبحانہٗ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمان ہوا ۔ کہ ہم نے تمہاری امت کو بخش دیا ۔ لیکن ظالم شخص سے ہیں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا ۔ اسکو نہیں چھوڑوں گا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا ۔ اے پروردگار! اگر تو چاہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے ۔ کہ ظالم کو بخش دے، اور مظلوم کو اس بات پر آمادہ کرے ۔ کہ وہ ظالم کو معاف کر دے، اور مظلوم کو جنت عطا فرمائے ۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا جواب اس وقت کچھ نہ ملا ۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کی ۔ تو اللہ سبحانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست کو منظور فرمالیا ۔ جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا ۔ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے یہ دیکھ کر عرض کیا ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ آپؐ کو ہنستا ہی رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ماں اور باپ دونوں قربان، اس مقام پر ہم نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبسم فرماتے نہ دیکھا ۔ آج کیا معاملہ ہے ؟ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھ کو ابلیس پر ہنسی آگئی ۔ جب اس نے دیکھا ۔ کہ اللہ سبحانہٗ نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کو بخش دیا ۔ تو ابلیس نے مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور خوب واویلا مچائی، اس کو دیکھ کر مجھکو ہنسی آگئی ۔

(ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کا ہر مقام ٹھہرنے کی جگہ ہے ۔ البتہ بطن (درمیان) عرفہ میں نہ ٹھہرو (کیونکہ وہ مقام شیطان کا ہے ۔) (اسی طرح) تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے لیکن بطن (درمیان) محسر میں نہ ٹھہرو ۔ (کیونکہ وہ عذاب نازل ہونے کی جگہ ہے) اور جمرہ عقبہ کے علاوہ منیٰ کے ہر مقام پر قربانی ہو سکتی ہے ۔ علاوہ جمرہ عقبہ کے پرلی طرف کا مقام قربانی کا نہیں ہے ۔

(جابر بن عبداللہؓ / ابن ماجہؒ
ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۴)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

المزدلفه

(۱) عرفہ سے سورج غروب ہوجانے کے بعد مزدلفہ کو روانہ ہوجاؤ۔

(۲) مزدلفہ میں مغرب وعشا کی نمازیں ملا کر پڑھو

(۳) فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھ کر منیٰ کو روانہ ہوجاؤ۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے میں نے سنا ان شخص (حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم) سے جن پر سورۂ بقرہ اتری - اس جگہ فرماتے تھے - لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۴)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
آمین آمین آمین یارب العلمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا قَیُّوْمُ

حضرت سعید بن جبیر رضؓ نے کہا۔ ہم عرفات سے حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کے ساتھ لوٹے۔ جب مزدلفہ میں پہنچے تو انہوں نے مغرب اور عشاء پڑھی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں اور دو رکعتیں عشاء کی۔ جب فارغ ہوئے تو کہا۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اس جگہ اسی طرح نماز پڑھی (یعنی ایک اقامت سے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۴ شمار ۱۶۹۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کسی نماز کو بے وقت پڑھتے ہوئے مگر مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں اور فجر کی نماز بھی اس دن وقت سے پہلے پڑھی (یعنی جو وقت مقرر تھا، اس سے پہلے پڑھی نہ یہ کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھی)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضؓ سے روایت ہے کہ نجد کے کچھ لوگ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم اس وقت عرفہ میں تھے۔ ان لوگوں نے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

پکارنے والے کو حکم فرمایا اور اس نے پکار کر کہا کہ حج عرفہ ہے (یعنی حج کا بڑا رکن نویں ذی الحجہ کو عرفات میں کھڑا ہونا ہے) جو مزدلفہ کی رات کو صبح ہونے سے پہلے پہلے آگیا۔ اس نے حج پالیا اور منیٰ کے تین دن ہیں۔ جس نے دو دنوں میں جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے دیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ راوی محمدؓ کہتے ہیں کہ راوی یحییٰؓ نے اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور اس نے پکار کر کہہ دیا۔" دوسری روایت بھی اسکی مانند مروی ہے۔ حضرت ابن عیینہؓ کہتے ہیں کہ امام سفیان ثوریؒ کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں یہ حدیث سب سے زیادہ جیّد اور عمدہ ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ صحابہؓ اور تابعینؒ کا عمل حضرت عبدالرحمٰن بن یعمرؓ کی حدیث پر ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے آیا۔ اور عرفات میں نہیں ٹھہرا، اس کا حج چھوٹ گیا۔ وہ اگر صبح کے بعد آیا تو حج ناکافی ہے۔ اس کو چاہیے کہ اسے عمرہ بنا دے اور اس پر حج واجب ہے۔ (یعنی آئندہ سال حج کرے) امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ یہ حدیث حج کے احکام و مسائل کی ماں ہے۔ (یعنی بہت جامع ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵-۷/۱۴۷ شمار ۸۰۰)

حضرت عروہ بن مضرسؓ بن اوس بن حارثہ بن لام الطائیؓ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں آیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نکلے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا، اپنے آپ کو مشقّت میں ڈالا (یعنی اتنی جلدی آیا ہوں کہ میری اونٹنی بھی تھک گئی اور میں بھی تھک کر چور ہوگیا) اللہ کی قسم میں ہر پہاڑ پر کھڑا ہوا اور کسی کو بھی نہیں چھوڑا، تو کیا اب میرا حج ہوا یا نہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو ہماری اس نماز میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ ٹھہرا، یہاں تک کہ واپس چلے اور اس سے پہلے رات یا

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّآ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

دن کے وقت عرفات میں ٹھہر چکا ہے تو اس کا حج پورا ہوگیا اور ناخن وغیرہ ترشوا کر اور اپنا میل کچیل دور کر کے حج سے باہر ہوگیا۔"

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)　　(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۵، شمار ۸۰۱)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم عبدالمطلب کے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا۔ ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے میرے بیٹو! جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ آفتاب نکلے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

حضرت عمرو بن میمون رضؓ کہتے ہیں۔ ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضؓ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے کے بعد ہی چلتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اے شبیر! (مزدلفہ میں ایک بڑے پہاڑ کا نام ہے) چمک۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی۔ (اور سورج نکلنے سے پہلے چلنے کا حکم دیا) حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ فرمایا اور سورج نکلنے سے پہلے چل پڑے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۶، شمار ۸۰۶)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الجمرہ عقبہ

(۱) چھوٹی چھوٹی کنکریاں جو دو انگلیوں سے ماری جا سکیں، جمع کر لو۔

(۲) عقبہ جمرہ کو چاشت کے وقت کنکریاں مارو۔

(۳) وادی کے درمیانی حصّہ میں کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف منہ کرو اس طرح کہ جمرہ عقبہ تمہارے بائیں طرف ہو۔ جمرہ عقبہ کے سات کنکریاں مارو۔ ہر کنکری کو مارتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو

(۴) جب کنکریاں مارنے لگو تو لبّیک موقوف کر دو۔

(اگلے صفحہ پر دیکھیں)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جب جمروں پر کنکریاں پھینکتے تھے تو ان کی طرف پیدل چل کر جاتے تھے اور پیدل ہی واپس ہوتے تھے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور بعضوں نے اس حدیث کو حضرت عبید اللہؓ سے روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا (یعنی اسکو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل نہیں بتایا) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے اور بعض کہتے ہیں، کہ بقر عید کے دن سوار ہو کر کنکریاں مارے اور اس کے بعد والے دنوں میں پیدل۔ ایسا کہنے والوں نے گویا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی پیروی کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ روایت یوں آئی ہے کہ بقر عید کے دن جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارنے چلے تو سوار ہو کر چلے بقر عید کے دن جمرہ عقبہ کی کنکریاں مارنے کے علاوہ اور کہیں کنکریاں نہ ماریں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۶ شمار ۸۱۰)

۵۳

حضرت عبدالرحمٰن بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن مسعودؓ جمرۃ العقبہ کے پاس آئے۔ تو (کنکریاں پھینکنے کے لئے) وادی کے درمیانی حصہ میں کھڑے ہوئے اور کعبہ کی طرف مُنہ کیا اور اپنے بائیں طرف کنکریاں پھینکنے لگے۔ سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، یہیں سے اس ذات گرامی نے کنکریاں پھینکیں جس پر سورہ بقرہ اُتری۔

دوسرے راویؓ نے بھی اسی حدیث کے مطابق حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباسؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے یہی طریقہ پسند کیا ہے کہ وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں (یکے بعد دیگرے) پھینکیں اور ہر کنکری پھینکتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وادی کے بیچ میں سے پھینکنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے ممکن ہو وہیں سے پھینکیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ آمِيْن آمِيْن آمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۶ شمار ۸۱۱)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رضؓ نے کہا: میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر، اس وقت لبیک موقوف کی۔ (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کنکریوں کا پھینکنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا، محض اللہ کا ذکر اور اس کی یاد قائم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(عائشہ رضؓ ترمذی ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۷، شمار ۸۱۲)

حضرت قدام بن عبداللہ رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار ہو کر (جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مارتے دیکھا تھا۔ نہ اس وقت مارنا تھا نہ ہانکنا تھا نہ ہٹانا نہ دُر دُر کرنا تھا اور نہ دُور کرنا تھا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت قدام بن عبداللہ کی حدیث حسن و صحیح ہے، اور یہ حدیث اسی طرح یعنی اسی طریق سے پہچانی جاتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۷، شمار ۸۱۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرے کو مارتے تھے اونٹ پر سے اور فرماتے تھے "اے لوگو! اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لئے کہ شاید اس سال کے بعد پھر حج نہ کروں (ایسا ہی ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۷)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو حج کیا تھا، اس میں ہمارے ہمراہ عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی۔ لہٰذا بچوں کی طرف سے ہم نے ہی کنکریاں ماریں اور ہم نے ہی لبیک پکاری۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۸)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو مار کر پھر اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔ فوراً وہاں سے تشریف لے جاتے۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

النّحر

دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد منیٰ میں آ کر قربانی کرو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ (ذی الحجہ کی) کھڑے ہوئے جمرۃ کے پاس حج میں اور لوگوں سے پوچھا یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا یوم النحر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم الحج الاکبر (قرآن کریم میں آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے۔ حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۳۴ شمار ۱۷۱۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص میں قربانی کی طاقت ہو اور پھر قربانی نہ کرے تو ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۸۱)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر اپنی قربانی کی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے داہنی جانب کے کنارے پر زخم کیا اس کا خون پونچھا اور اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری کی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار ہوئے پس جب اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیداء سے چلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی لبیک کہی۔ (ابن عباسؓ / مسلمؒ مشکوٰۃ شریف، جلد اول صفحہ ۴۴۰ شمار ۲۴۹۵)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلادے (ہار) بٹ دئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اشعار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تقلید کی یا میں نے ان کی تقلید کی (یعنی ساتھ چلی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کعبہ کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں مقیم رہے اور جو چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال تھیں وہ حرام نہیں ہوئیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں باندھا) (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۸۵ شمار ۱۵۰۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں (قربانی کا جانور) کے لیے ہار بٹا کرتی تھی اور وہ (ہدی) سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ھدی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

بکریاں ہوتی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام نہ باندھتے تھے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے ان کی رائے ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

(ترمذی شریف جلد اول، صفحہ ۷۸، اشمار ۸۱۹)

حضرت ناجیہ خزاعیؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہدی مرنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ذبح کر لو پھر اس کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر چھوڑ دو پھر نہ آدمیوں کو اس سے روکو اور نہ اس کو آدمیوں سے روکو تاکہ لوگ اسے کھالیں اس باب میں حضرت ذویب ابو قبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے حضرت ناجیہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے نفلی ہدی کا مسئلہ یہ ہے کہ جب وُہ مرنے لگے تو وہ نہ کھاتے اور نہ اس کے دوست احباب کھائیں بلکہ اس کو اور لوگوں کے لیے چھوڑ دے کہ کھانے والے کھالیں اور یہ ہدی اُس کی طرف سے کافی ہوگی۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ وُہ فرماتے ہیں کہ اگر خود اس میں سے کچھ کھایا تو جتنا کھایا ہے اس کے عوض تاوان دے۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر ہدی میں سے کچھ کھاتے تو تاوان دے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۸، اشمار ۸۲۰)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جو شخص اونٹ ہدی کا لے جاتے پھر وہ راستے میں مر جاتے یا گم ہو جائے تو اگر نذر کا ہو تو اس کا عوض دے اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دے چاہے نہ دے۔

(موطاء شریف صفحہ ۳۵۰)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانکتے ہوتے لے جا رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وسلم یہ تو ہدی ہے (پھر وُہ ہر مرتبہ ہی کہتا رہا کہ ہدی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے۔ یا تو بدنصیب ہے (میں کہتا ہوں کہ) اس پر سوار ہو جا۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کی ایک جماعت نے اجازت دی ہے کہ جب ہدی کے اونٹ یا گاتے پر سوار ہونے کی ضرورت ہو تو سوار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

ہو سکتے ہیں۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ جب تک سوار ہونے پر مجبور نہ ہوں سواری نہ کریں (یعنی بہت ہی مجبوری کی حالت میں سوار ہوں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۸/۷۹ شمار ۸۲۱)

حضرت زیاد بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا جب کہ ان کا گذر ایک شخص پر ہوا جس نے اپنے بدنہ (اونٹ) کو بٹھا دیا تھا اور اس کی قربانی کر رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا پیر باندھ کر اس کو کھڑا کر دے (یہی) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۵۸۵)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں بعض لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں کچھ نو مسلم لوگ گوشت فروخت کرنے کے لیے لاتے ہیں ہم کو یہ معلوم نہیں کہ اس کے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جاتا ہے یا نہیں لہٰذا ہم ایسا گوشت خرید سکتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم لوگ کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لیا کرو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۸۶)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے یہاں تشریف لائے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مہمانی کے واسطے) چھری لیکر جانور ذبح کرنے کے واسطے چلا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ والا جانور نہ کاٹنا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۸۷)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت علی بن ابی طالبؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بیوی سے احرام میں وہ کیا کرے ان حضرات نے جواب دیا کہ وہ دونوں خاوند اور جورو حج کے ارکان ادا کیے جائیں۔ یہاں تک کہ حج پورا ہو جاتے پھر سال آئندہ ان پر حج اور ہدی لازم ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے یہ بھی فرمایا کہ پھر سال آئندہ جب حج کریں تو دونوں جدا جدا رہیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(موطاء شریف صفحہ ۲۳۵۰)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی اپنی بیوی سے اور وہ منیٰ میں تھا۔ قبل طواف الزیارۃ کے تو حکم کیا اس کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک اونٹ نحر کرنے کا۔

(موطا شریف صفحہ ۳۵۲)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں حضرت ام المؤمنین حفصہؓ نے ایک بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے تو اپنے اپنے احرام کھول ڈالے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تک احرام نہ کھولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر کی تلبید (سر کے بالوں کو گوند سے یا کسی اور چیز سے چپکا لینا) کر دی تھی اور ہدیہ کی گردن میں پٹھا ڈال دیا تھا جب تک قربانی نہ کر لوں گا اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا ہوں۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۶۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

الحلاق

۱۔ قربانی دینے کے بعد سر منڈاؤ (پہلے سر کا داہنا حصہ پھر بایاں حصہ)

۲۔ عورتوں کیلئے سر منڈانا نہیں ہے بلکہ لٹیں چھوٹی کرالیں

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مار چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔ پھر مونڈنے والے کو اپنے سر کا داہنا حصہ دیا۔ اس نے اس کو مونڈا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت ابوطلحہؓ کو دیدیئے پھر حجام کو اپنے سر کا بائیں طرف کا حصہ دیا۔ اس نے وہ مونڈا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ بال لوگوں میں تقسیم کردو۔ یہ حدیث حسن ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۹ اشمار ۸۲۲)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈواتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت نے بھی منڈواتے اور بعضوں نے کترواتے (منڈوائے نہیں) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دوبار فرمایا کہ "مونڈوانے والوں پر اللہ رحم کرے" پھر فرمایا کہ "کتروانے والوں پر بھی" اس باب میں حضرت ابنِ عباسؓ حضرت ابنِ ام حصینؓ حضرت ماربؓ حضرت ابوسعیدؓ حضرت ابومریمؓ حضرت حبشی بن جنادہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ وغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے اختیار کیا ہے کہ مرد کو چاہیئے کہ وہ منڈوا دے اور اگر کتروالے تب بھی کافی ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۹، اشمار ۸۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ (اے اللہ بال منڈوانے والوں کو بخش دے) صحابہؓ نے عرض کیا بال کتروانے والوں کے لیے بھی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ صحابہؓ نے عرض کیا بال کتروانے والوں کے لیے بھی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ فرمایا اور چوتھی بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ (بال کتروانے

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

والوں کو بھی)

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ۔ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱ شمار ۱۶۰۰)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوانے والوں کے واسطے تین مرتبہ دعا فرمائی اور کتروانے والوں کے واسطے ایک مرتبہ اس کی کیا وجہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ سر منڈوانے والوں نے کسی قسم کا شک نہیں کیا اور اللہ سبحانہٗ کے حکم کی کامل اتباع کی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۶۹/ ۶۸ ۳)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ عورت کو سر منڈوانے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ حضرت خلاس بن عمروؓ سے بھی اسی کی مانند روایت ہے مگر انہوں نے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں اضطراب ہے۔ (یعنی اس حدیث کے راویوں میں اختلاف ہے) یہی حدیث بعض راویوں سے حضرت عائشہؓ سے بھی مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنا سر منڈواتے علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت کے ذمّہ سر منڈوانا واجب نہیں بلکہ وُہ بال چھوٹے کروالے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۹ ا شمار ۸۲۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاصؓ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں (کچھ دیر کے لیے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر) کھڑے رہے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دریافت کرنے لگے ایک شخص نے عرض کی کہ نادانستگی میں مَیں نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) قربانی کرلے اور کچھ ہرج نہیں پھر ایک دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ نادانستگی میں مَیں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) رمی کرلے اور کچھ ہرج نہیں۔ الغرض اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ مقدم کر دی گئی ہو یا مؤخر کر دی گئی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا کہ (اب) کرلے کچھ ہرج نہیں۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمار ۱۶۰۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

طَوَافُ الزِّيَارَة

۱ - یوم النحر کو شام تک مکہ معظمہ پہنچ جاؤ۔

۲ - طواف الزیارۃ کرو۔

۳ - طواف میں رمل نہ کرو۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا دیر کر کے طواف زیارۃ رات کے وقت کیا۔ یہ حدیث حسن ہے (اس حدیث کی بنا پر) بعض علماء نے طواف زیارۃ رات تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ بعض علماء اس کو مستحب سمجھتے ہیں کہ یہ طواف بقرعید کے دن ہو۔ بعض نے اتنی دیر کرنے کی گنجائش نکالی ہے کہ منیٰ کے آخری دن تک تاخیر کی جاسکتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۰ شمار ۸۲۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن میں طواف فرض ادا کیا جب نماز ظہر کی پڑھی پھر منیٰ میں آکر تشریق کے دنوں میں وہاں ٹھہرے (یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں ذی الحجہ کی) جمرہ کو سات کنکریاں مارتے دوپہر ڈھلے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور اول اور دوسرے جمرے (یعنی جمرۃ الاولیٰ اور جمرۃ الوسطیٰ) کے پاس دیر تک ٹھہر کر رو رو کر دعا کرتے اور تیسرے جمرہ کو کنکریاں مار کر نہ ٹھہرتے (عید قربان کے آخر دن میں یعنی جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے مکے کو آتے اور طواف الزیارۃ ادا کیا)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۷۱۴ شمار ۱۷۳۸)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ زیارت کے چکروں میں رمل نہیں کیا۔ (یعنی بازو اکڑ کر نہیں چلے) حضرت عطا نے کہا کہ طوافِ زیارت میں اکڑ کر چلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۷۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے

(عائشہ رضؓ / مسلمؒ / بلوغ المرام صفحہ ۱۵۲ شمار ۷۹۲)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ام المؤمنین صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ ہمیں (یہیں) روک لیں گی لوگوں نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ (طواف الزیارۃ) کر چکی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر نہیں (روکیں گی)۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۱۶۲۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر طواف کئے ہوئے رخصت ہونے کو منع فرمایا ہے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کوچ کرتے وقت آخری کام یہ ہو۔ کہ بیت اللہ شریف کا طواف ہو

(ابن عباس رضؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۷۲)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

جب آبِ زمزم پیو

قبلہ کی طرف منہ کرو، اور کہو :- بِسْمِ اللّٰهِ ۱بار
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں

پینے لگو تو یہ نیت کرو

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَشْرَبُهٗ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۱بار
اے اللہ میں اس کو قیامت کے دن پیاس بجھ جانے کے لئے پیتا ہوں

پیتے وقت یہ کہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ۱بار
اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں مفید علم اور فراخ روزی اور شفا ہر بیماری سے

خوب سیر ہو کر پیو اور جب پی چکو تو کہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۱بار
اللہ کا شکر ہے

۴۴ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آب زمزم جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے۔ اسی مقصد کے لئے ہے اور میں آپ زمزم میں قیامت کے دن میں پیاس (بجھ جانے) کے لئے پیتا ہوں۔" پھر پانی پی لیا۔ (مصنف حصن حصین نے کہا) میں کہتا ہوں: یہ سند صحیح ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

رمی الجمار

۱ - زوال کے بعد (گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کو) پہلے جمرہ کے پاس آؤ۔ اسے سات کنکریاں مارو۔

۲ - ہر کنکری پہ کہو اَللّٰہُ اَکۡبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

۳ - پھر آگے بڑھو۔ قبلہ رُو کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دیر تک دُعا مانگتے رہو۔

۴ - پھر دوسرے جمرہ کے پاس جاؤ۔ اسی طرح تکبیر کے ساتھ سات کنکریاں مارو۔

۵ - پھر بائیں جانب وادی کے قریب اترو۔ قبلہ رُو کھڑے ہو۔ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگو۔

۶ - پھر جمرہ عقبہ کے پاس آؤ، نشیب میں کھڑے ہو۔ اور تکبیر کے ساتھ سات کنکریاں مارو۔

۷ - پھر بغیر رکے اپنی قیامگاہ کو لوٹ جاؤ۔

حضرت ابن شہاب زہری ؒ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ کو کنکریاں مارتے جو مسجد خیف کے قریب ہے تو اس پر سات کنکریاں مارتے جب کوئی کنکری مارتے۔ تو تکبیر کہتے پھر اس کے آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رُخ کھڑے ہو جاتے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے اور دیر تک کھڑے رہتے اس کے بعد دوسرے جمرے کے پاس آتے اور اس پر سات کنکریاں مارتے پھر بائیں جانب وادی کے قریب اتر جاتے اور قبلہ رُو کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے۔ جو عقبہ کے قریب ہے۔ اور اس پر سات کنکریاں مارتے۔ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے۔ اس کے بعد ا بغیر رکے اپنی قیامگاہ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

ہیں) لوٹ آتے۔ اور اس کے پاس وقوف فرماتے۔ حضرت زہری رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضؓ سے سُنا۔ وہ اسی کے مثل اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ) سے ــــ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ حضرت سالم رضؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابنِ عمر رضؓ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اوّل، صفحہ ۳۹۶ شمار ۱۶۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب کنکریاں مار لیں۔ تو سب چیزیں درست ہوگئیں جو احرام میں منع تھیں۔ مگر عورتوں سے صحبت کرنا (وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا۔ خوشبو درست ہے؟ انہوں رضؓ نے کہا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مشک ملتے تھے۔ مشک خوشبو ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم ــــ صفحہ ۲۴۰)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

حرم مکۃ المعظمہ

حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمراءؓ کہتے ہیں کہ میں نے مقام حزورہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار فرماتے سُنا کہ اللہ کی قسم (اے مکہ) تو اللہ تعالیٰ کی ساری زمین سے بہتر اور افضل ہے تو اللہ سبحانہٗ کی تمام زمین سے زیادہ پسند ہے اور اگر مجھ کو تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں یہاں سے ہرگز نہ جاتا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا حاضرین اللہ تعالیٰ نے جب سے مکہ کو پیدا کیا ہے اس وقت سے یہ حرام ہے اور قیامت تک یہ حرام رہے گا۔ نہ وہاں کا درخت کاٹا جائے۔ حتیٰ کہ کانٹا تک بھی نہ توڑا جائے وہاں شکار نہ ستایا جائے وہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے لیکن جو شخص لوگوں کو اس کی علامت بتادے وُہ اس کو اُٹھا سکتا ہے لیکن اس کا خرچ کرنا اور صدقہ دینا جائز نہیں یہ سُن کر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اذخر گھاس قبروں کے کام میں آتی ہے۔ اس وجہ سے اس کو کاٹنے کی اجازت مرحمت فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک یہ امت کعبہ کی باقاعدہ حرمت و تعظیم کرتی رہے گی اس وقت تک خیریت سے رہے گی لیکن جب اس کے حق کو ضائع کردیں گے تو ھلاک ہوجائیں گے

(عیاش ابن ابی ربیعہؓ / ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَا حَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَا قَیُّوۡمُ

حرم مدینۃ المنورہ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ یہاں کوئی نئی بات (ظلم و بدعت کی) کی جائے جو شخص یہاں نئی بات کرے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت۔ (حضرت انس بن مالکؓ / بخاریؒ ، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۹ا ھ شمارہ ۱۷۲۲)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (اس میں یہ مضمون ہے) کہ مدینہ عائر (نامی پہاڑ) سے کر فلاں مقام تک حرم ہے۔ جو شخص یہاں نئی بات کرے یا نئی بات کرنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت، اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت اور فرمایا کہ تم مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے پس جو شخص کسی مسلمان کی آبروریزی کرے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت اور جو شخص کسی قوم سے بغیر ان کے موالی کی اجازت کے موالات کرے (موالات اس کو کہتے ہیں کہ دو شخص باہم دوستی کا عہد کریں اور قسم کھائیں کہ اگر ان میں سے کوئی کسی جرم کا ارتکاب کرے گا تو دوسرا شخص اس کا تاوان ادا کرے گا پس ایسے دو شخصوں میں سے کسی کے ساتھ تیسرے شخص کو اسی قسم کا عہد کرنا جائز نہیں جب تک کہ دوسرا بھی اجازت نہ دے) تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت نہ اس کی کوئی نفل عبادت قبول ہوگی نہ کوئی فرض عبادت۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۹ا ھ شمارہ ۱۷۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مدینہ کے دو سنگستانوں (پہاڑوں کے کناروں کے درمیان) کو حرام (یعنی حرم) قرار دیتا ہوں نہ کاٹے جائیں اس کے خاردار درخت نہ مارا جائے اس میں شکار پھر فرمایا مدینہ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اس میں رہتے ہیں اگر وہ سمجھیں نہ چھوڑے گا اس کو کوئی شخص بے رغبتی سے مگر یہ کہ اللہ بدل دے گا اس سے بہتر شخص اس کو اور جو شخص ثابت قدم رہے مدینہ میں سختی اور بھوک پر اور محنت و مشقت پر

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِكَ وَرِضٰی نَفۡسِكَ وَزِنَۃَ عَرۡشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَاحَیُّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاقَیُّوۡمُ

میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی اطاعت کی گواہی دوں گا۔

(سعدؓ/مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۳ہ شمار ۲۵۹۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عظمت دی مکہؐ کو پس بنایا اس کو حرم اور میں عظمت دیتا ہوں مدینہ کو اور حرم بناتا ہوں اسکو اسکی دونوں طرفوں کے درمیان میں نہ تو خونریزی کی جاتے اس میں اور نہ ہتھیار اٹھایا جاتے لڑنے کے لئے اور نہ جھاڑے جائیں اس کے درختوں کے پتے مگر جانوروں کے چارہ کے لئے۔

(ابوسعیدؓ/مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۴ہ شمارہ ۲۵۹۵)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور اس سے ہم محبت رکھتے ہیں اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہؐ کو محترم بنایا اور میں اس کی (مدینہ کی) دونوں کالے پتھروں والی زمین کے درمیانی حصہ کو حرام کرتا ہوں (یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴۱ہ/۱۳ہ شمارہ ۱۷۷۶)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ہمراہ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا پگھلادے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت سے پہلے) فرمایا کہ مجھے ایک ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں پر غالب ہے اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے (بُرے) آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰/۱۹ہ شمار ۱۷۲۶)

حضرت ابوحمیدؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک سے لوٹے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰ہ شمار ۱۷۲۷)

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اگر میں مدینہ میں ہرنیوں کو چرتے ہوتے دیکھوں تب بھی انہیں نہ چھیڑوں (اس لئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ یَا قَیُّوْمُ

کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ دو سنگستانوں کے درمیان میں حرم ہے

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۷۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ کر آجاتے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر آجاتا ہے۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۷۳۱)

حضرت ابوبکرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں مسیح دجّال کا رعب داخل نہ ہوگا اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہوں گے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۷۳۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے وہاں نہ طاعون داخل ہو سکے گا اور نہ دجّال۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ، بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۷۳۵)

حضرت انس بن مالکؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شہر میں دجّال کا گزر ہوگا مگر مکّہ اور مدینہ۔ ان کے ہر راستہ پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیں گے پھر مدینہ اپنے لوگوں کو تین بار خوب زور سے ہلا دے گا پس اللہ ہر کافر و منافق کو (جو اس وقت وہاں موجود ہوگا) نکال دے گا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۷۳۷)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کوئی نیا پھل دیکھتے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کو لاتے پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو اپنے ہاتھ میں لیتے تو فرماتے اے اللہ برکت دے ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں ہمارے گھروں میں ہمارے صاع میں (صاع ایک پیمانہ کا نام ہے) اور ہمارے مُد میں (مُد بھی پیمانہ کا نام ہے) اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ تیرا خالص دوست اور تیرا نبی تھا میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکّہ کے لئے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے دُعا کرتا ہوں اسی طرح کی دعا جس طرح کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکّہ کے لئے کی تھی اور اس کے مانند ایک اور دُعا۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے چھوٹے بچوں کو بلاتے اور وہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

پھل ان کو دے دیتے

(ابوہریرہؓ / مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۳/۵۴ شمارہ ۲۵۹)

حضرت انسؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! جس قدر برکت تو نے مکہ میں رکھی ہے اس سے دوگنی مدینہ میں کردے"۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴ شمارہ ۱۷۴۰)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہ حدیث اس طریقہ سے حسن غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۴۱۲ شمارہ ۱۷۶۹)

اولاد خطاب میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ارادہ کرکے میری زیارت کرے قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ ہوگا اور میری پناہ میں ہوگا اور جو شخص توطن پذیر ہوا مدینہ میں اور اس کی مصیبتوں اور سختیوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جو شخص مرے گا دونوں حرموں (مکہ و مدینہ) میں سے کسی ایک میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن امن پانے والوں میں۔

(بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمارہ ۲۶۱۸)

حضرت ابن عمرؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا پھر میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(ابن عمرؓ / بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمارہ ۲۶۱۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مدینہ منورہ میں مرسکے وہ ضرور یہاں مرے کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا (یعنی جہاں تک ہوسکے مدینہ منورہ میں رہو تاکہ یہیں موت آئے) اس باب میں حضرت سبیعہ بنت الحارث اسلمیہؓ سے بھی روایت ہے۔ (یہ حدیث اس طریقہ سے حسن صحیح غریب ہے)

(ابن عمرؓ / ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۴۱۲ شمارہ ۱۷۷۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت یحییٰ بن سعیدؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور مدینہ منورہ کے اندر ایک قبر کھودی جا رہی تھی پس ایک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا قبر مومن کی بہت بُری خواب گاہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُری ہے وہ چیز جو تو نے کہی۔ اس شخص نے کہا میرا منشا یہ نہیں تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے (اور گھر میں مرنا مومن کے لئے بُری خواب گاہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں پھر فرمایا زمین کا کوئی ٹکڑا مجھ کو اتنا محبوب نہیں کہ وہاں میری قبر ہو جتنا کہ مدینہ میں۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرماتے (یعنی مدینہ منورہ مجھ کو ساری دنیا سے پسند ہے اور میں وہیں اپنی قبر پسند کرتا ہوں) (یحیٰی بن سعیدؒ/ مالکؒ مرسلاً، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمار ۲۶۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تم میں فوت ہو اسکے زہے نصیب کیونکہ جو مدینہ میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ کے سامنے میں اس کے (ایمان) کی گواہی دوں گا۔

(ابن عمرؓ/ ابن ماجہؒ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۷۹)

حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَ وَفَاۃً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ

"اے اللہ! میں چاہتا ہوں۔ کہ شہید ہوں تیری راہ میں اور مروں تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں"

(موطّا شریف صفحہ ۴۰۳)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے وادیٔ عقیق میں یہ سُنا ہے۔ آج کی رات ایک آنے والا (یعنی فرشتہ) میرے پروردگار کی طرف سے آیا۔ اور کہا۔ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ۔ اور کہہ۔ عمرہ حج میں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ کہہ عمرہ اور حج۔ (یعنی یہاں کی نماز کا ثواب اس عمرہ کے برابر ہے۔ جو حج کے ساتھ کیا جائے۔ یا عمرہ اور حج دونوں کے برابر)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

ابن عباسؓ / بخاریؒ

مشکوٰۃ شریف جلد اول - صفحہ ۴۵۶ شمارہ ۲۶۲۱

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، کہ میری مسجد میں نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے زیادہ ہے ۔ البتہ مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب میری مسجد کے ثواب سے سو درجہ بڑھا ہوا ہے ۔ ابن حبانؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے

(ابن زبیرؓ / احمدؒ / ابن حبانؒ)

(بلوغ المرام صفحہ ۱۵۳ شمارہ ۷۹۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

رَبَّنَا
تَقَبَّلۡ مِنَّاۤ
اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَ رِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ
یَاحَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ یَاقَیُّوْمُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ آمین آمین آمین یارب العلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَاحَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَاقَيُّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
يَا حَيُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَۃَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
یَا حَیُّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ

بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَ بِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَ رِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

رَبِّیۡ حَیٌّ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

اٰمِیۡن اٰمِیۡن اٰمِیۡن یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ